عہد نامہ جدید میں شراب کی حُرمت وحِلّت : ایک تجزیاتی و تنقیدی مطالعہ

خورشید احمد سعیدی ۞

شراب، جسے عربی زُبان میں خمر اور انگریزی میں Wine کہتے ہیں، ایک اَیسا نشہ آور مشروب ہے جس کا استعمال اِنسان کے جسم اور عقل کو شدید متاثر اور بے قابو کر دیتا ہے۔ شراب نوشی کے نتائج اکثر خطرناک، خوف ناک اور تباہ کن ہوتے ہیں۔ اِس سے ایک انسان کی شخصی عزت، خاندانی تعلقات، سماجی روابط، معاشی نظام اور پیشہ ورانہ زندگی کی ذمے داریاں مختلف الجھات اور پیچیدہ مسائل کا شکار ہو جاتی ہیں۔ انھی وجوہات کی بنا پر قرآن و حدیث میں خَمر یعنی شراب کی حُرمت و ممانعت کا اِعلان کر کے اُس کے اِستعمال کی ممانعت واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔[۱] اسلامی تعلیمات میں حرمت و حِلت کی اصطلاحات کھانے پینے کی اشیا، انسانوں کے باہمی تعلقات اور انسانی اعمال وافعال سے متعلق استعمال ہوتی ہیں۔ مسلم علما کے مطابق حرام وہ ہے جس کے کرنے والے کی مذمت اور نہ کرنے والے کی مدح کی جاتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس شے یا فعل کو شریعت نے حتمی طور پر ممنوع قرار دے دیا ہو اور اس کے ارتکاب پر سزا کا احساس دلایا گیا ہو، وہ حرام کہلاتی ہے اس کی ضد حلال ہے۔[۲] قرآن مجید میں اکل و شربِ حرام یا فعلِ حرام سے روکنے کے لیے مختلف الفاظ اختیار کیے گئے ہیں۔ مثلاتم پر حرام کیا گیا ہے، اُن کے لیے حلال نہیں ہے، قریب نہ جاؤ؛ اجتناب کرو، وغیرہ۔[۳] اسلام کے اساسی مصادر میں وارد اور مسلم تہذیب وثقافت کے پس منظر میں ایک خاص معنی و مفہوم کی حامل اصطلاح، حرام سے ملتی جلتی اصطلاحات کوئنوس (koinos)

۞ لیکچرار، شعبہ تقابل اَدیان، کلیۃ اُصول الدین، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔
(khursheedsaeedi2010@gmail.com)

۱- دیکھیے: **القرآن**،۲: ۲۱۹؛ ۴:۴۳؛ ۵:۹۰-۹۱۔

۲- دیکھیے: مفتی محمد خان قادری، **معارف الاحکام** (لاہور: عالمی دعوتِ اسلامیہ،۱۹۹۴ء)، ۲۲۹-۲۳۱؛ ساجد الرحمن صدیقی، **اسلامی فقہ کے اصول ومبادی** (لاہور: دار التذکیر، ۱۹۹۲ء)، ۷۹-۸۰؛ محمد ابو زہرہ، **أصول الفقه** (مصر: دار الفكر العربي، ۱۹۵۷)، ۴۱۔

۳- دیکھیے: القرآن، ۵:۳؛ ۲: ۲۲۸؛ ۱۷: ۳۲؛ ۲۲:۳۰؛ ۴:۱۰۔

اور پورنیا (porneia) ہیں جو مسیحیت کے بنیادی مصدر **عہد نامہ جدید** کے یونانی متن میں پائی جاتی ہیں۔ اسی لیے ان کا ترجمہ اردو **عہد نامہ جدید** میں حرام ہی سے کیا گیا ہے۔[۴] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اصطلاحات یکساں نہیں ہیں لیکن اُن کا معنی و مدلول ایک ہے۔

عہد نامہ جدید کی مختلف کُتب یعنی اَناجیل اَربعہ، اَعمال الرسل، پولُس کے خطوط اور مکاشفہ کی کتاب میں بھی شراب کا تذکرہ ملتا ہے۔ اِس سلسلے میں جو اِصطلاحات اور اَلفاظ استعمال کیے گئے ہیں اُن میں خمر، شراب، شرابی، نشہ، متوالہ، مست، انگور کا رَس، انگور کا شِیرہ، مے اور مے کا سرکہ شامل ہیں۔ اِن اَلفاظ سے شراب کا تذکرہ **عہد نامہ جدید** کی چودہ کتابوں کی غالباً اُنچاس (وَرسوں) میں ہوا ہے۔[۵] جن عبارات میں شراب یا اُس کے مترادف الفاظ کا ذکر ملتا ہے اُن کا سرسری جائزہ لیں تو وہ مختلف قسم کے سیاق و سباق میں منقسم نظر آتی ہیں؛ یعنی کچھ عبارات ایسی ہیں جن کا تعلق حضرت یوحنا (یحییٰ) بن زکریا سے ہے؛ کچھ عبارات اَیسی ہیں جن کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور تمثیلوں سے ہے؛ کچھ عبارات اَیسی ہیں جن کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریبی شاگردوں سے ہے؛ کچھ عبارات اَیسی ہیں جن کا تعلق پولُس سے ہے؛ اور کچھ اَیسی ہیں جن کا تعلق مستقبل میں رُونما ہونے والے حادثات و واقعات سے ہے۔ مزید برآں، شراب کا لفظ بعض جگہ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے تو کہیں یہ مجازی معنوں میں بھی لایا گیا ہے۔ اگرچہ عہد نامہ جدید میں شراب سے متعلق عبارات میں لفظِ حرام، اردو ترجمہ میں نہیں آیا، تاہم جس طرح شراب نوشی سے منع کیا گیا ہے[۶] اور جس انداز سے شرابیوں کی سزا اور اُن سے معاملات کا ذکر ملتا ہے اس سے شراب نوشی کی حلت میں گہرا شک پڑتا ہے۔ اِس صورت حال میں شراب کی حِلت یا حُرمت کی دُرست

۴۔ دیکھیے: ایف ایس خیر اللہ (مؤلف)، **قاموس الکتاب لغاتِ بائبل** (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۱۹۹۷ء)، ۳۲۰۔

۵۔ دیکھیے: **متی** ۹: ۱۷؛ ۱۱: ۱۹؛ ۲۴: ۴۹؛ ۲۶: ۲۹؛ ۲۷: ۳۴، ۴۸؛ **مرقس** ۲: ۲۲؛ ۱۴: ۲۵؛ ۱۵: ۲۳، ۳۶؛ **لوقا** ۱: ۱۵؛ ۵: ۳۷، ۳۸، ۳۹؛ ۷: ۳۳، ۳۴؛ ۱۰: ۳۴؛ ۱۲: ۴۵؛ ۲۱: ۳۴؛ ۲۳: ۳۶؛ **یوحنّا** ۲: ۳، ۹، ۱۰؛ ۴: ۴۶؛ ۱۹: ۲۹، ۳۰؛ **اَعمال** ۲: ۱۳؛ رُومیوں ۱۳: ۱۳؛ ۱۴: ۲۱؛ ۱۔ کرنتھیوں ۵: ۱۱؛ ۶: ۱۰؛ ۱۱ : ۲۱؛ گلتیوں ۵: ۲۱؛ افسیوں ۵: ۱۸؛ ۱۔ تِھسلُنکیوں ۵: ۷؛ ۱۔ تیمتھیس ۳: ۳، ۸؛ ۵: ۲۳؛ طیطس ۱: ۷؛ ۲: ۳؛ ۱۔ پطرس ۴: ۳؛ مکاشفہ ۶: ۶؛ ۱۴: ۸، ۱۰؛ ۱۶: ۱۹؛ ۱۷: ۲؛ ۱۸: ۳، ۱۳؛ ۱۹: ۱۵۔

۶۔ دیکھیے: **کتاب مقدس**، لوقا ۱: ۱۳۔۱۵؛ کلام مقدس، ۱۔ **تیمُتھِیُس** ۳ : ۱۔۳، ۸؛ **کتابِ مقدس (نیو اُردو بائبل)**، **طِیطُس** ۲: ۳؛ **کلام مقدس**، رُومیوں ۱۴: ۲۱؛ **کتاب مقدس**، افسیوں ۵: ۱۸؛ ۱۔ پطرس ۴: ۱۔۳۔

تفہیم کا مسئلہ پیچیدہ بن جاتا ہے۔ شاید اِسی لیے ایک مسیحی کو یہ لکھنا پڑا کہ ”مے پر مثبت اندازِ فکر کے باوجود **بائبل مقدس** اِس کے اِستعمال میں کچھ ہچکچاتی ہے۔“(۷) یہ صورتِ حال اس موضوع پر تحقیق کا جواز فراہم کرتی ہے۔

بائبل یا اُس کے **عہد نامہ جدید** میں شراب نوشی کے موضوع پر انگریزی، عربی اور اردو میں کئی لوگوں نے قلم اُٹھایا ہے۔ مثلاً سموئیل باکیوکی (Samuele Bacchiocchi) نے اپنی کتاب (Wine in the Bible) میں شرابی نوشی کے موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے، لیکن اس نے **عہد نامہ جدید** کی تمام عبارات کو یک جا کر کے ایک موضوعاتی مطالعہ پیش نہیں کیا۔(۸) اس کی ترجیحات اور اہداف کچھ اور تھے۔ احمد دیدات کی ایک کتاب کا عربی ترجمہ ”الخمر بين المسيحية والإسلام“ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔(۹) اس کتاب میں بھی **عہد نامہ جدید** کی تمام متعلقہ عبارات کو زیر بحث نہیں لایا گیا۔ مصنف کی توجہ شراب نوشی کے موضوع پر اسلام اور مسیحیت کے تقابلی موقف پر تھی۔ اس کے علاوہ انگریزی، عربی اور اردو زُبانوں میں دست یاب **بائبل** کے دوائر المعارف ہوں یا لغات یا تحقیقی مجلات میں شائع ہونے والے مقالات میں غالباً **عہد نامہ جدید** میں شراب سے متعلقہ تمام (ورسز) کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی حرمت یا حلت کے حوالے سے زیادہ تحقیقی کام نہیں ہوا۔

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان اسلام آباد کی شائع کردہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے پاس شراب کی کشید، اس کی خرید وفروخت اور استعمال سے متعلق کئی سوال آئے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلم مسیحی باہمی تعلّقات اور معاملات میں جن چیزوں کی حِلت و حُرمت کے بارے میں سوالات پیدا ہوتے ہیں، اُن میں سے ایک شراب بھی ہے۔ اِن تعلّقات اور معاملات کے پیشِ نظر عموماً اور پاکستان کے موجودہ سماجی اور مذہبی سیاق میں خصوصاً **عہد نامہ جدید** میں شراب کی حلت یا حُرمت کو جاننا بہت اَہم ہے۔ اِس تناظر میں اِس تحقیقی مطالعے کے بنیادی سوالات یہ ہیں: **عہد نامہ جدید** میں شراب کا ذکر کس کس سیاق میں ہوا ہے؟ اور اُس سیاق کے مطابق شراب حلال ہے یا حرام؟ اِس بنا پر یہ مقالہ **عہد نامہ جدید** میں ذکرِ شراب کے سیاق اور اُس کی حلت یا حُرمت کو زیر بحث لاتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ حضرت یوحنّا (یحییٰ) بن زکریا علیہ السلام، حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح کے

۷- کرسٹیان ایل مہگما، **بنیادی بائبل سٹڈی**، مترجم: سلیم انجم (گوجرانوالہ: مکتبہ عناویم پاکستان: لاہور، کاتھولک بائبل کمیشن پاکستان، ۲۰۱۳ء)، ۱۷۰۔

8- See: Samuele Bacchiocchi, *Wine in the Bible* (Michigan: 2001).

۹- دیکھیے: احمد دیدات، **الخمر بين المسيحية والإسلام**، مترجم: محمد مختار (قاہرہ: المختار الإسلامي، ۱۹۹۱ء)۔

ابتدائی شاگرد، پولُس کے اقوال، کتاب مکاشفہ کی عبارات میں شراب اور اس سے متعلقہ الفاظ کے سیاق وسباق میں حِلت یاحُرمت کو واضح کرتا ہے۔

یہاں اس مطالعے کی حدود کا مختصر ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ تحقیقی مطالعہ **عہد نامہ جدید** کے اردو زُبان میں شائع ہونے والے چھے تراجم پر مبنی ہے۔ کسی مسئلے کے جواب یا طرز عمل کو اختیار کرنے میں مسیحیوں کی بھاری اکثریت تراجم ہی پر بھروسہ کرتی ہے۔ اس لیے اُن کے ہاں جتنا اہتمام تراجم کی تیاری، نشر واِشاعت اور ان کے استعمال کے سلسلے میں کیا جاتا ہے، اُتنا یونانی زبان میں **عہد نامہ جدید** کے متن کی درس وتدریس کے بارے میں نہیں ہوتا۔[۱۰] اردو زبان میں **عہد نامہ جدید** کے مترجمین نے مسیحیوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ نئے ترجمے کو "عبادت گاہوں میں، مسیحی اسکولوں، کالجوں اور دینی درس گاہوں اور بشارتی مہموں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔"[۱۱] اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اردو زبان میں عہد نامہ جدید کی بنیاد پر اس موضوع پر تحقیق ایک درست قدم ہے۔ یہ مطالعہ چوں کہ **عہد نامہ جدید** کی شراب نوشی سے متعلق عبارات کو زیر بحث لاتا ہے اس لیے اس میں مسیحیت کے مختلف فرقوں اور اُن کے چرچ کی روایات کو عمداً خارج از بحث کیا گیا ہے، کیوں کہ یہاں اُن سب کو زیر بحث لانے کی گنجائش نہیں ہے۔

اِس سے پہلے کہ ہم مختلف عبارات اور سیاق وسباق میں شراب کی حِلت وحُرمت کی صورتِ حال سے بحث کا آغاز کریں، یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُنیسویں اور بیسویں صدی عیسوی میں اُردو زُبان میں شائع کیے جانے والے عہد نامہ ہائے جدید[۱۲] میں شراب اور اِس سے متعلق اَلفاظ کا ایک نقشہ درج ذیل جدول کی صورت میں پیش کر دیں تاکہ موضوع کا ایک خاکہ ذہن نشین ہو جائے اور پھر تفصیلی بحث کو سمجھنا آسان ہو جائے۔

10- See: *The Greek New Testament*, (USA: United Bible Societies, 2004), Preface to the First Edition,. x.

۱۱- کتاب مقدس، **نیو اردو بائبل ورژن** (کولوراڈو، امریکہ: انٹرنیشنل بائبل سوسائٹی، ۲۰۰۵ء)، دیباچہ۔

۱۲- جدول کے دوسرے کالم میں مذکور عہد نامہ جدید ہندوستانی زبان میں سَن ۱۸۶۰ء میں لندن میں واقع ولیم واٹسن کے مطبع میں دی بریٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے لیے چھاپا گیا تھا؛ تیسرے کالم میں مذکور عہد نامہ جدید مرزاپور میں "نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی" کی طرف سے آرفن اِسکول پریس کے وسیلے ڈاکٹر میتھر کے اہتمام سے سَن ۱۸۷۰ء میں شائع ہوا تھا؛ چوتھے کالم میں مذکور عہد نامہ جدید انگریزی ریوائزڈ وَرژن (۱۸۸۱ء) پر مبنی ہے یہ پرانے عہد نامہ سمیت یہ کتاب مقدس ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی تھی؛ چوتھے کالم میں مذکور کلام مقدس کو پہلی بار ۱۹۵۸ء میں پاکستانی کاتھولک عیسائیوں نے شائع کیا۔ اِس مقالے کی تیاری کے وقت کلام مقدس کا بار ہشتم ۱۹۹۹ء ابلاغیات مقدس پولوس کا شائع کردہ نسخہ سامنے تھا؛ پانچویں کالم میں

ورس/بائبل	عہدنامہ جدید ۱۸۶۰ء	عہدنامہ جدید ۱۸۷۰ء	کتاب مقدس ۱۹۰۰ء	کلام مقدس ۱۹۵۶ء	نیو اردو بائبل ۲۰۰۵ء	اردو جیو ورژن ۲۰۱۰ء
متی ۹: ۱۷	نئی شراب	نئی مے	نئی مے	نئی مے	نئی مے	انگور کا تازہ رس
متی ۱۱: ۱۹	شرابی	شرابی	شرابی	شرابی	شرابی	شرابی
متی ۲۴: ۴۹	متوالوں	متوالوں	شرابیوں	شرابیوں	شرابیوں	شرابیوں
متی ۲۶: ۲۹	انگور کا شیرہ	انگور کے پھل کا رس	انگور کا شیرہ	تاک کا شیرہ	انگور کا رس	انگور کا رس
متی ۲۷: ۳۴	پت ملا ہوا سرکہ	پت ملا ہوا سرکہ	پت ملی ہوئی مے	پت ملی ہوئی مے	مر ملی ہوئی مے	مے کڑوی چیز والی
متی ۲۷: ۴۸	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	مے کا سرکہ
مرقس ۲: ۲۲	نئی شراب	نئی مے	نئی مے	نئی مے	تازہ مے	انگور کا تازہ رس
مرقس ۱۴: ۲۵	انگور کا شیرہ	انگور کا رس	انگور کا شیرہ	تاک کا شیرہ	انگور کا رس	انگور کا رس
مرقس ۱۵: ۲۳	مر ملا ہوا شراب	مے میں مر ملا کر	مر ملی ہوئی مے	مے میں مر ملا کر	مر ملی ہوئی مے	مر ملی ہوئی مے
مرقس ۱۵: ۳۶	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	مے کا سرکہ
لوقا ۱: ۱۵	شراب اور نشہ	مے اور نہ نشہ	مے نہ شراب	مے نہ نشہ	مے اور شراب	مے اور شراب
لوقا ۵: ۳۷	نئی شراب	نئی مے	نئی مے	نئی مے	تازہ مے	انگور کا تازہ رس
لوقا ۵: ۳۸	نئی شراب	نئی مے	نئی مے	نئی مے	نئی مے	انگور کا تازہ رس
لوقا ۵: ۳۹	پرانی مے	پرانی مے	پرانی مے	پرانی مے	پرانی مے	پرانی مے
لوقا ۷: ۳۳	شراب	مے	مے	مے	مے	مے
لوقا ۷: ۳۴	شرابی	مے خوار	شرابی	شرابی	شرابی	شرابی
لوقا ۱۰: ۳۴	شراب	مے	مے	مے	مے	مے
لوقا ۱۲: ۴۵	مست ہونا	مست ہونا	پی کر متوالا	مست ہونا	پی کر نشہ	نشے میں
لوقا ۲۱: ۳۴	مستی	متوالا	نشہ بازی	نشہ بازی	شراب نوشی	نشہ بازی
لوقا ۲۲: ۱۸	انگور کا شیرہ	انگور کا رس	انگور کا شیرہ	انگور کا رس	انگور کا رس	انگور کا رس
لوقا ۲۳: ۳۶	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	مے کا سرکہ

کتاب مقدس (نیو اردو بائبل) کو ۲۰۰۵ء میں انٹرنیشنل بائبل سوسائٹی کے تعاون سے شائع کیا گیا؛ اور آخری کالم میں مذکور **کتاب مقدس** (اردو جیو ورژن) کو لاہور سے مکتبہ جدید پریس نے برائے جیو لنک ریسورس کنسلٹنٹس ۲۰۱۰ء میں شائع کیا تھا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: خورشید احمد سعیدی، "اردو بائبل اور اس کا تصور جہنم: ارتقائی مراحل (۱۷۳۹۔۲۰۱۰ء)"، سہ ماہی **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۴۹: ۴ (۲۰۱۲ء)، ۳۷-۷۲۔

یوحنّا ۲: ۳	انگوری شراب	مے	مے	مے	مے	مے
یوحنّا ۲: ۹	انگوری شراب	مے	مے	مے	مے	مے
یوحنّا ۲: ۱۰	اچھی شراب	اچھی مے	اچھی مے	اچھی مے	اچھی مے	اچھی مے
یوحنّا ۴: ۴۶	انگوری شراب	مے	مے	مے	مے	مے
یوحنّا ۱۹: ۲۹	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	مے کا سرکہ
یوحنّا ۱۹:۳۰	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ	سرکہ
اَعمال ۲: ۱۳	شراب کا نشہ	نئی مے کا نشہ	تازہ مے کا نشہ	نئی مے کا نشہ	تازہ شراب کچھ زیادہ	نئی مے پی کر نشہ
رُومیوں ۱۳: ۱۳	مستیوں	مستی	نشہ بازی	نشہ بازی	نشہ بازی	شراب نوشی
رُومیوں ۱۴: ۲۱	شراب	مے	مے	خمر	مے	مے
ا۔کرنتھیوں ۵: ۱۱	شرابی	شرابی	شرابی	شرابی	شرابی	شرابی
ا۔کرنتھیوں ۶: ۱۰	شرابی	شرابی	شرابی	نشہ باز	شرابی	شرابی
گلتیوں ۵: ۲۱	مستیاں	مستیاں	نشہ بازی	نشہ بازی	نشہ بازی	نشہ بازی
افسیوں ۵: ۱۸	شراب پی کے متوالے	شراب پی کے متوالے	شراب میں متوالے	مے سے متوالے	شراب میں متوالے	شراب میں متوالے
ا۔تِھسلُنیکیوں ۵: ۷	متوالے	متوالے	متوالے	متوالے	متوالے	نشے میں دُھت
ا۔تیمتھیس ۳: ۳	شرابی	شرابی	نشہ میں غُل مچانے	مے نوش	شرابی	شرابی
ا۔تیمتھیس ۳: ۸	شرابی	شرابی	شرابی	مے نوش	شرابی	مے پئیں
ا۔تیمتھیس ۵: ۲۳	شراب انگور	مے	مے	مے	مے	مے
طیطس ۱: ۷	شرابی	شرابی	نشہ میں غُل مچانے	مے نوش	شرابی	شرابی
طیطس ۲: ۳	شرابی	مے کے جال میں	مے پینے میں مبتلا	مے نوشی	شراب نوشی	شراب کی غلام

ا۔پطرس ۴:۳	شراب کی مستیوں	شراب خواریوں	مَے خواری، نشہ	مَے خوری	شراب نوشی	شراب نوشی
مکاشفہ۶: ۶	انگوری شراب	مَے	مَے	مَے	مَے	مَے
مکاشفہ۱۴: ۸	شرابِ غضب	غضبی مے	غضب ناک مَے	غضب انگیز مے	قہر کی مَے	مستی کی مَے
مکاشفہ۱۴: ۱۰	قہر کی شراب	قہر کی مے	قہر کی خالص مَے	غضب کی مے	قہر کی خالص مَے	غضب کی مے
مکاشفہ۱۶: ۱۹	قہر کی شراب	قہر کی مَے	غضب کی مَے	غضب کی مے	قہر کی مَے	غضب کی مے
مکاشفہ۱۷: ۲	حرام کاری کی شراب	حرام کاری کی مَے	حرام کاری کی مَے	حرام کاری کی مے	حرام کاری کی مَے	زنا کاری کی مے
مکاشفہ ۱۸: ۳	شرابِ غضب	غضب کی مے	غضب ناک مَے	غضب انگیز مے	قہر کی مَے	مستی کی مے
مکاشفہ۱۸: ۱۳	شراب	مَے	مَے	مَے	مَے	مَے
مکاشفہ۱۹: ۱۵	غضب کی شراب کا کولھو	قہر و غضب کی مَے	غضب کی مَے	مے کا کولھو	قہر کی مَے	انگور کا رس

اِس جدول کو بہ نظرِ غائر دیکھیں تو واضح ہوتا ہے کہ ۱۸۶۰ء سے لے کر ۲۰۱۰ء تک اُردو زبان میں شائع کی گئی بائبلوں میں شراب کے موضوع سے متعلق اَلفاظ اور اِصطلاحات میں اگرچہ اکثر جگہوں پر اتفاق اور یکسانیت پائی جاتی ہے، لیکن کئی جگہوں پر مختلف مفہوم کے الفاظ سے بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ بالخصوص کتاب مقدس اُردو جیو ورژن کے اَلفاظ بہت مختلف مفہوم پیش کرتے ہیں جسے ذیل کی تفصیلی بحث میں پیش کیا گیا ہے۔

عہد نامہ جدید میں ذکرِ شراب کے سیاق اور اُس کی حِلت یا حُرمت

یہ بحث تذکرۂ شراب اور اُس کے سیاق وسباق کے تنوع کے پیشِ نظر پانچ ذیلی عنوانات کے تحت شراب کی حِلت یا حُرمت کے مسئلے کو زیرِ بحث لاتی ہے۔ اِس کے سامنے یہ سوالات ہیں: حضرت یوحنّا بن زکریا کے متعلق عبارات میں شراب کے بارے میں کیا کہا گیا؟ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے اَقوال، اَعمال اور تعلیمات میں شراب کے حوالے سے عہد نامہ جدید کی اَناجیل اور خُطوط کیا کہتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی شاگردوں اور پیروکاروں کے حالاتِ زندگی سے شراب کے بارے میں کیا معلومات ملتی ہیں؟ موجودہ مسیحیت کی

تشکیل و ترویج میں اہم کردار اَدا کرنے والی شخصیت یعنی پولُس کے خطوط اور اقوال سے شراب کی حلت ثابت ہوتی ہے یا حُرمت؟ شراب کی حِلت یا حُرمت کے موضوع پر عہد نامہ جدید کی آخری کتاب مکاشفہ کیا کہتی ہے؟

حضرت یوحنا بن زکریا اور شراب

حضرت یوحنّا (یحییٰ) بن زکریا عَلَیہِ السَّلام، حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام کے رشتہ دار تھے اور حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام سے چھے ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے۔ عہد نامہ جدید میں اُنھیں یوحنّا اِصطباغی بھی کہا جاتا ہے۔[۱۳] اُن کے حوالے سے شراب کا ذکر صِرف **لوقا کی انجیل** میں پایا جاتا ہے۔ لوقا کے مطابق حضرت یوحنّا عَلَیہِ السَّلام کی پیدائش سے پہلے حضرت زکریا عَلَیہِ السَّلام کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اُنھیں ایک بیٹے کی پیدائش کی خوش خبری دیتے ہوئے کہا:

اَے زکریاہ! خوف نہ کر کیونکہ تیری دُعا سُن لی گئی اور تیرے لئے تیری بیوی الیشبع کے بیٹا ہوگا۔ تُو اُس کا نام یُوحنّا رکھنا۔ اور تجھے خُوشی و خُرمی ہوگی اور بہت سے لوگ اُس کی پیدائش کے سبب سے خُوش ہوں گے۔ کیونکہ وہ خداوند کے حضُور میں بزرگ ہوگا اور ہرگز نہ مَے نہ کوئی اور شراب پیئے گا اور اپنی ماں کے بطن ہی سے رُوح القدس سے بھر جائے گا۔[۱۴]

اِس عبارت میں متکلم ایک فرشتہ ہے، مخاطب حضرت زکریا ہیں اور گفت گو کا بنیادی مقصد ایک بیٹے کی پیدائش کی خوش خبری دینا ہے۔ مولود کی خوبیاں قبل اَز وِلادت بتائی جارہی ہیں کہ اُس کی پیدائش پر والدین کے ساتھ ساتھ اور لوگ بھی خوش ہوں گے، مولود کا اپنے رب کی بارگاہ میں بہت بلند مقام ہوگا، وُہ شراب اور ہر قسم کے نشے سے مکمل پرہیز کرنے والا ہوگا اور قبل اَز وِلادت اُسے رُوح القدس کی برکات نصیب ہوں گی۔ اِس کلام میں اگرچہ واضح اور کھلے لفظوں میں نہ تو شراب کی حُرمت بیان کی گئی ہے اور نہ اُس کے اِستعمال سے منع کیا گیا ہے، لیکن جس اَنداز اور اُسلوب میں بات کی گئی ہے، اُس سے شراب نوشی کی ناپسندیدگی آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے۔ یہ اندازِ کلام غالباً اِس لیے اختیار کیا گیا کہ وہ لوگ جو قربِ الٰہی کے خواہش مند ہیں وہ شراب سے مکمل پرہیز کریں۔

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام اور شراب

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام نے شراب اور نشے کے بارے میں جو باتیں کیں، وہ ساری اَناجیل اَربعہ میں پائی جاتی ہیں سِوائے ایک کے جو کُرِنتھیوں کے نام پولُس کے خط میں ہے۔ اُن سب میں شراب کی حِلت یا حُرمت کے مسئلے کو اپنے اپنے سیاق وسباق میں درج ذیل نکات کی مدد سے سمجھا جاسکتا ہے:

۱۳- دیکھیے: ایف ایس خیر اللہ، **قاموس الکتاب** (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۱۹۹۷ء)، ۱۱۶۱۔

۱۴- **کتاب مقدس، لوقا** ۱: ۱۳-۱۵۔

۱- حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام کے پاس ایک بار حضرت یوحنّا (یحییٰ) بن زکریا عَلَیہِ السَّلَام کے شاگرد آئے اور آپ سے سوال کیا کہ ہم اور یہودیوں کے فریسی فرقے سے تعلق رکھنے والے تو روزہ رکھتے ہیں، مگر آپ کے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟ اُن کے اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

براتی جب تک دُلہا اُن کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دِن آئیں گے کہ دُلہا اُن سے جُدا کیا جائے گا۔ اُس وقت وہ روزہ رکھیں گے۔ کورے کپڑے کا پَیوند پُرانی پوشاک میں کوئی نہیں لگاتا کیوں کہ وہ پَیوند پوشاک میں سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور وہ پھٹ جاتی ہے۔ اور نئی مَے پُرانی مشکوں[۱۵] میں نہیں بھرتے ورنہ مَشکیں پھٹ جاتی ہیں اور مَے بہ جاتی ہے اَور مَشکیں برباد ہو جاتی ہیں بلکہ نئی مَے نئی مشکوں میں بھرتے ہیں اور وہ دونوں بچی رہتی ہیں۔[۱۶]

اِس اقتباس میں مَے اور مشکوں پر کوئی بات کرنے سے پہلے یہ بتادینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شراب سے متعلق جس بات کو متی اور مرقس نے اپنی اپنی اِنجیل میں اِختصار کے ساتھ بیان کیا تھا، اُسے لوقا نے اپنی اِنجیل میں قدرے فرق، زیادتی اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اِس کے مطابق حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے جواب یوں دیا تھا:

کیا تم براتیوں سے جب تک دُلہا اُن کے ساتھ ہے روزہ رکھوا سکتے ہو؟ مگر وہ دِن آئیں گے اور جب دُلہا اُن سے جُدا کیا جائے گا تب اُن دنوں میں وہ روزہ رکھیں گے۔ اور اُس نے اُن سے ایک تمثیل بھی کہی کہ کوئی آدمی نئی پوشاک میں سے پھاڑ کر پُرانی پوشاک میں پَیوند نہیں لگاتا ورنہ نئی بھی پھٹے گی اور اُس کا پَیوند پُرانی میں میل بھی نہ کھائے گا۔ اور کوئی شخص نئی مَے پُرانی مشکوں میں نہیں بھرتا نہیں تو نئی مَے مشکوں کو پھاڑ کر خُود بھی بہ جائے گی اور مشکیں بھی برباد ہو جائیں گی۔ بلکہ نئی مَے نئی مشکوں میں بھرنا چاہئے اور کوئی آدمی پُرانی مَے پی کر نئی کی خواہش نہیں کرتا کیونکہ کہتا ہے کہ پُرانی ہی اچھی ہے۔[۱۷]

۱۵- شراب کی تیاری اور اِس سلسلے میں استعمال ہونے والی مشکوں کی وضاحت کرتے ہوئے انجیل مقدس (مطالعاتی ایڈیشن) کے مرتّبین لکھتے ہیں: ''مشکیں بکروں کی پُوری پُوری کھال سے بنائی جاتی تھیں۔ پیروں کو باندھ کر اُن میں انگور کا رَس ذخیرہ کیا جاتا اور گردن باندھ دی جاتی تھی۔ نیا رَس نئی مشکوں میں بھرتے تھے کیونکہ جب اُس میں خمیر اُٹھتا تھا تو نئی مشکیں پھیل جاتی تھیں لیکن اگر نیا رَس پُرانی مشکوں میں بھرتے تو اُس صورت میں وہ پھٹ جاتی تھیں۔'' دیکھیے: **انجیل مقدس**، مطالعاتی ایڈیشن (لاہور: پاکستان بائبل سوسائٹی، ۲۰۰۱ء)، ۳۶۔

۱۶- **کتاب مقدس، متی** ۹: ۱۵-۱۷. اسی بات کو مرقس کی انجیل نے بھی بیان کیا ہے مگر وہاں سوال کرنے والے صرف یوحنا کے شاگرد نہیں تھے بلکہ فریسی بھی اُن کے ساتھ تھے: ''اور یوحنا کے شاگرد اور فریسی روزہ سے تھے۔ اُنہوں نے آکر اُس سے کہا یوحنّا کے شاگرد اور فریسیوں کے شاگرد تو روزہ رکھتے ہیں لیکن تیرے شاگرد کیوں روزہ نہیں رکھتے؟'' البتہ مَے اور مشکوں کے بارے میں کی گئی بات میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ دیکھیے: **مرقس**، ۲: ۱۸-۲۲۔

۱۷- **کتاب مقدس، لوقا** ۵: ۳۴-۳۹؛ مزید دیکھیے: **اِجماع اَناجیل اَربعہ** (لاہور: پاکستان بائبل سوسائٹی اور کاتھولک بائبل کمیشن پاکستان، ۲۰۰۹ء)، زیر عنوان: ''روزوں کے بارے میں سوال''، ۱۰۵۔

اِن اقتباسات پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ متکلم حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام ہیں، مخاطبین حضرت یوحنّا اصطباغی کے شاگرد اور فریسی یہودی ہیں (یہ بھی ممکن ہے کہ اُس وقت آپ علیہ السلام کے کچھ پیروکار بھی موجود ہوں)؛ وہ ایّام موسوی اور یہودی شریعت کے مطابق روزہ رکھنے کے تھے اور کلام کا مرکزی نقطہ سابقہ شریعت کے ایک فریضے کی ادائی کی وضاحت کرنا ہے۔ وہ وضاحت آپ علیہ السلام نے ایک تمثیل کی مدد سے کی۔ سائلین کا مقصد روزہ نہ رکھنے کا سبب جاننا تھا، لیکن آپ نے جواب میں ایک ایسی تمثیل کا انتخاب کیا جس میں نئی اور پُرانی شراب کا ذکر، شراب کی حفاظت کا طریقہ اور اُسے پینے کا تذکرہ کیا۔ آپ نے جس انداز سے سوال کا جواب دیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مقصد صِرف سوال کا جواب دینا نہیں تھا، بلکہ کوئی اِضافی اور نئی بات بھی سائلین کے علم میں لانا مطلوب تھی۔ وہ نئی بات کیا تھی؟ **قاموس الکتاب** کے مرتّب کا غالب گمان یہ ہے کہ اس تمثیل کے مطابق "انجیل کی نئی تعلیم مذہب کے فرسودہ رسم ورِواج اور رِوایات کے قالب میں بند نہیں کی جاسکتی کیوں کہ نئی تعلیم پرانی رسموں کو توڑ دے گی۔"[۱۸] اگر اِس تشریح کو درست مان لیا جائے تو اِس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیہ السلام نے سابقہ شریعت کے مطابق روزہ کے احکامات کو منسوخ کر دیا۔ مزید برآں یہ سیاق، جس میں مَے یعنی شراب کا ذکر ایک تمثیل میں ہوا ہے، اِس کے ظاہر پر غور کریں تو واضح ہوتا ہے کہ جن جملوں میں مَے کا ذکر ہے اُن سے شراب نوشی کی حُرمت ثابت نہیں ہوتی، بالخصوص یہ جملہ کہ "نئی مَے نئی مشکوں میں بھرنا چاہئے" تو شراب کی کام یاب انداز میں تیاری اور حفاظت کی نصیحت کرتا ہے۔ اشارۃ النص کے مطابق اِس سے شراب کی حِلت ثابت ہوتی ہے۔

۲- حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام، اللہ تعالیٰ کے ایک سچے نبی اور رسول تھے۔ پیغام خداوندی کو بنی اسرائیل کے لوگوں تک پہنچانا اُن کی ذمے داری تھی۔[۱۹] اِس سلسلے میں اُنھیں معاشرے کے بدکردار، گناہ گار اور شرابی لوگوں کے پاس بھی جانا اور تبلیغِ دین کا کام کرنا پڑتا تھا، تاکہ اُن کی اصلاحِ نفس ہو جائے اور وہ پیغام الٰہی کو سمجھنے اور قبول کرنے کے لائق ہو جائیں اور اُن کی دُنیا اور آخرت سنور جائے۔ آپ علیہ السلام کے اِس نبوی طرزِ عمل کو بھی یہودی سخت ناپسند کرتے اور کئی قسم کے اِعتراضات اُٹھاتے تھے۔ ایک بار آپ علیہ السلام نے اُن کے رویہ کو بازاری لڑکوں کے طرزِ عمل سے تشبیہ دیتے ہوئے شراب کا ذکر یوں فرمایا:

۱۸- خیر اللہ، **قاموس الکتاب**، ۹۸۴۔

۱۹- القرآن، ۳: ۴۹۔

اِس زمانہ کے آدمیوں کو میں کس سے تشبیہ دُوں اور وہ کس کی مانند ہیں؟ اُن لڑکوں کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھے ہُوئے ایک دُوسرے کو پُکار کر کہتے ہیں کہ ہم نے تُمہارے لئے بانسلی بجائی اور تم نہ ناچے۔ ہم نے ماتم کیا اور تم نہ روئے۔ کیونکہ یُوحنّا بپتسمہ دینے والا نہ توروٹی کھاتا ہُوا آیا نہ مَے پیتا ہُوا اور تُم کہتے ہو کہ اُس میں بدرُوح ہے۔ ابنِ آدم کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار۔ لیکن حِکمت اپنے سب لڑکوں کی طرف سے راست ثابت ہوئی۔[۲۰]

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام کے اِس فرمان پر غور کریں تو کئی باتیں سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کا روے سُخن شراب کی حِلت یا حُرمت کی طرف نہیں، بلکہ یہودیوں کے متناقض رویے اور سوچ کو ہدفِ تنقید بنانا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ "ابن آدم[۲۱] کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو کہ دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی" کے اَلفاظ کو جیو اُردو (وَرژن) نے واضح انداز میں یوں لکھا ہے: "پھر ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔ اب تم کہتے ہو، دیکھو یہ کیسا پیٹو اور شرابی ہے۔ اور وہ ٹیکس لینے والوں اور گناہ گاروں کا دوست بھی ہے۔"[۲۲] اگرچہ وہ جملے جن میں روٹی اور شراب کا ذکر ہے دراصل یہودیوں کے ہیں، حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام نے اُنھیں یہاں بہ طور حوالہ نقل کیا ہے، لیکن یہ شراب نوشی کا محض الزام ہوتا تو آپ اِس کا کھلا انکار فرماتے۔ زیر نظر عبارت میں ایسا کچھ نہیں، اِس لیے لوقا کی انجیل کے محوّلہ بالا پیرے سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام شراب پیتے تھے۔ یہاں گفتگو کے اَنداز اور اُسلوب سے شراب کی حِلت صاف طور پر معلوم ہوتی ہے۔ تیسری بات یہ بھی سامنے آتی ہے کہ شرابی آدمی کو بُرا سمجھا جاتا تھا اور اُس پر اعتراض اور تنقید کی جاتی تھی۔

۳- ایک بار قانائے جلیل میں بیاہ ہو رہا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اُس میں شریک ہونے کی دعوت دی گئی۔ یوحنّا کی انجیل کے مطابق آپ علیہ السلام نے بیاہ کی اُس محفل میں شراب مہیا کرنے کا ایک معجزہ دِکھایا۔ اُس سارے واقعہ کو یوحنّا نے یوں بیان کیا ہے:

۲۰- **کتاب مقدس، لوقا** ۷: ۳۱-۳۵۔ تقریباً یہی بات متی نے بھی اپنی انجیل میں لکھی ہے: دیکھیے: **متی** ۱۱: ۱۶-۱۹، متی نے اس اقتباس کا آخری جملہ اختلاف کے ساتھ یوں لکھا ہے۔ "مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ہوئی۔" یعنی 'لڑکوں' کی بجائے 'کاموں' لکھا ہے۔

۲۱- عہد نامہ جدید میں پروٹسٹنٹ اُردو بائبل نے "اِبن آدم" جب کہ کاتھولک اُردو بائبل نے "اِبن انسان" کی اِصطلاح استعمال کی ہے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام نے اِس اِصطلاح کو اپنے لقب کے طور پر اِستعمال کیا ہے۔ لہٰذا اِس سے مراد حضرت عیسیٰ مسیح عَلَیہِ السَّلام ہی ہیں۔ دیکھیے: خیر اللہ، **قاموس الکتاب**، زیر عنوان: "اِبن آدم"، ۱۴-۱۵۔

۲۲- دیکھیے: **کتاب مقدس، جیو اُردو وَرژن** (لاہور: مکتبہ جدید پریس، ۲۰۱۱ء)، **لوقا**، ۷: ۳۴۔

تیسرے دِن قانائے جلیل میں بیاہ ہوا اور یسوع کی ماں وہاں تھی۔ اور یسوع اور اُس کے شاگرد بھی اُس بیاہ میں بُلائے گئے تھے اور جب مَے گھٹ گئی تو یسوع کی ماں نے اُس سے کہا کہ اُن کے پاس مَے نہیں رہی اور یسوع نے اُس سے کہا۔ اَے خاتون مجھے اور تجھے کیا۔[۲۳] میرا وقت ہنوز نہیں آیا، اُس کی ماں نے خادموں سے کہا جو کچھ یہ تُم سے کہے وہ کرو اور وہاں یہودیوں کی رسم طہارت کے لیے پتھر کے چھ مٹکے دھرے تھے۔ جن میں دو دو تین تین بَت سماتے تھے۔ یسوع نے اُن سے کہا۔ مٹکوں میں پانی بھر دو۔ سو اُنھوں نے اُن کو لبالَب بھر دیا۔ اور اُس نے اُن سے کہا۔ کہ اَب نکالو اور میر ضیافت کے پاس لے جاؤ۔ اور وہ لے گئے۔ جب میر ضیافت نے وہ پانی چکھا جو مَے بن گیا تھا اور نہ جانتا تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے (مگر خادِم جنھوں نے وہ پانی نکالا تھا جانتے تھے) تو میر ضیافت نے دُلہا کو بُلایا اور اُس سے کہا کہ ہر شخص پہلے اچھی مَے خرچ کرتا ہے اور معمولی اُس وقت جب کہ سب پی چکیں مگر تو نے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔ نشانوں کا یہ شروع یسوع نے قانائے جلیل میں کیا اور اُس نے اپنا جلال دکھایا اور اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔[(۲۴)]

اِس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ لوگوں کو شراب پینے سے منع کرنا تو دُور کی بات ہے، حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیہِ السَّلام نے تو اُنھیں معجزانہ طور پر شراب بنا کر مہیا کی اور انھوں نے پی بھی۔ اِس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب نہ صِرف پینا بلکہ بنا کر لوگوں کو مہیا کرنا بھی جائز ہے۔ اِس کی تائید یوحنّا کی انجیل کے شارح جان سی رائیل[(۲۵)] نے بھی کی ہے۔ اُس کا کہنا ہے:

۲۳- یہاں **یوحنا ۲: ۱-۱۱** کی جو عبارت پیش کی گئی ہے وہ کیتھولک اُردو بائبل 'کلام مقدس' سے لی گئی ہے۔ اسی عبارت کو پروٹسٹنٹ اُردو بائبل 'کتاب مقدس' میں ملاحظہ کریں تو تین فرق سامنے آتے ہیں۔ 'اَے خاتون مجھے اور تجھے کیا' کو 'اَے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟' لکھا گیا ہے؛ 'دو دو تین تین بَت' کو وہاں 'دو دو تین تین مَن' لکھا گیا ہے؛ اور 'خادِم جنہوں نے وہ پانی نکالا تھا' کو وہاں 'خادِم جنہوں نے پانی بھرا تھا' لکھا گیا ہے۔ یہ تینوں عبارتیں معنیً مترادف نہیں ہیں۔ مزید بر آں، اِس اقتباس میں تحریف بالزیادہ کی بات بھی بعض مسیحی شارحین نے کی ہے۔ مثلاً ورلڈ ببلیکل کمنٹری میں ہے:

"It is not impossible that this verse was inserted by the Evangelist into his "sings source"; the passage would read more smoothly without it." See: George R. Beasley-Murray, *Word Biblical Commentary*, (Texas: Word Books Publishers, 1987), 36:34.

یعنی ناممکن نہیں کہ یہ وَرس انجیل نویس نے اپنی طرف سے اپنے 'نشانات کے ماخذ' میں خود شامل کی تھی۔ یہ پیرا اِس جملے کے بغیر بھی صاف پڑھا جا سکتا ہے۔

۲۴- **کلام مقدس، یوحنّا ۲: ۱-۱۱**؛ اِس واقعہ کی جانب ایک اشارہ یوحنّا ۴: ۴۶ میں بھی ملتا ہے۔

۲۵- بشپ جان سی رائیل (۱۸۱۶ء-۱۹۰۰ء) نے آکسفرڈ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ ایک چھوٹی سی کلیسیا کی کئی سال تک پاس بانی کرنے کے بعد اُسے لیورپول کا پہلا بشپ مقرر کر دیا گیا۔

If our Lord Jesus Christ actually worked a miracle in order to supply wine at a marriage feast, it seems to me impossible, by any ingenuity, to prove that drinking wine is sinful. Temperance in all things is one of the fruits of the Spirit. An intemperate man is an unconverted man. Total abstinence from fermented liquors is in many cases most useful and desirable. But to say, as many do say, that to drink any fermented liquor at all is 'a sin', is taking up ground that cannot be maintained in the face of the passage before us, without wresting the plain meaning of Scripture, and charging Christ with abetting sin.(26)

ایک پاکستانی پادری عارف خان نے اِنجیل کے اِس برطانوی شارح بشپ جان سی رائیل کی بہت تعریف کی ہے اور اُس کے خیالات کو "سچے راسخ الاعتقاد تاریخی مسیحی ایمان کی زندہ گواہی" اور "توضیحی، سادہ، منظم، عملی اور تقویتی نوعیت" کا قرار دیا ہے۔(۲۷) اِس عقیدت اور پسندیدگی کی وجہ سے اُس کی انجیل کی شرح کا اُردو میں ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ حِلت خمر کے بارے میں جے سی رائیل کے موقف سے اتفاق کرتے ہوئے پادری صاحب نے زیر نظر اِقتباس کا ترجمہ یوں لکھا ہے:

اگر شادی کی ضیافت پر ہمارے خداوند یسوع المسیح نے مے مہیا کرنے کا حقیقی معجزہ کیا تو میری نظر میں مے نوشی کو گناہ قرار دینا قطعاً خلاف عقل معلوم ہوتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں ضبطِ نفس رُوح کے پھلوں میں شامل ہے۔ ایک بے قابو انسان دراصل غیر ایماندار (روحانی طور پر غیر تبدیل یافتہ) اِنسان ہوتا ہے۔ بے شک تمام نشہ آور چیزوں سے مکمل پرہیز عام طور پر مفید اور مناسب ہے۔ لیکن اکثر لوگوں کی طرح یہ کہنا کہ ہر قسم کی مے کا ذرا سا استعمال بھی "گناہ" کے زمرے میں شامل ہے ایک ایسا دعویٰ ہے جسے کتاب مقدس کے سادہ الفاظ کو توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کے لیے استعمال کیے بغیر اور المسیح پر گناہ کی حوصلہ افزائی کرنے کا الزام لگائے بغیر زیر نظر حوالے کی روشنی میں ہرگز ثابت نہیں کیا جا سکتا۔(۲۸)

جے سی رائیل کی شرح کے اُردو ترجمے میں نہ بین السطور اور نہ حاشیے ہی میں کسی جگہ پادری عارف خان نے حِلتِ شراب کے بارے میں اپنا کوئی اِختلاف ذکر کیا ہے، لہٰذا اِن کے نزدیک بھی شراب نوشی حلال اور جائز ہے۔

26- Ryle, J.C., *Expository Thoughts on John*, (Edinburgh: The Banner of Truth Trust, 2012), 1:71.

۲۷- دیکھیے: عارف خان، **یوحنا کی انجیل کی آیت بہ آیت تفسیر** (اسلام آباد: بیت الشمس مسیحی درسگاہ علم الٰہیات، ۱۹۹۹ء)، تعارف، ۳۔

۲۸- عارف خان، **یوحنا کی انجیل کی آیت بہ آیت تفسیر**، ۱۳۳-۱۳۴۔

۴- بعض جگہ شراب کے بجائے انگور کا شیرہ اور انگور کا رَس ذکر کیا گیا ہے۔ اِس سلسلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اور مَوقف متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل میں عشاے ربانی کے تحت بھی ملتا ہے۔ **متی کی انجیل** کے مُصنِف نے عشاے ربانی کا واقعہ یوں لکھا ہے:

جب وہ کھا رہے تھے تو یسوع نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا؛ لو کھاؤ، یہ میرا بدن ہے، پھر پیالہ لے کر شُکر کیا اور اُن کو دے کر کہا تُم سب اِس میں سے پیو، کیوں کہ یہ میرا وہ عہد کا خُون ہے جو بہتیروں کے لیے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیوں گا۔ اُس دن تک کہ تمھارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں۔ (۲۹)

لیکن لوقا نے اپنی انجیل میں عشاے ربانی کا واقعہ قدرے تفصیل اور متعدد فُروق کے ساتھ اِن الفاظ میں لکھا ہے:

جب کھانے کا وقت آیا تو یسوع اور اُس کے شاگرد دستر خوان کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ اور اُس نے اُن سے کہا: میری بڑی آرزو تھی کہ اپنے دُکھ اُٹھانے سے پہلے فسح کا یہ کھانا تمہارے ساتھ کھاؤں۔ کیوں کہ میں تُم سے کہتا ہوں کہ آیندہ میں اُسے اُس وقت تک نہ کھا سکوں گا جب تک کہ خدا کی بادشاہی میں اُس کا مقصد پورا نہ ہو جائے۔ پھر اُس نے پیالہ لیا اور خدا کا شکر کر کے اُنھیں دیا اور کہا کہ اسے لو اور آپس میں بانٹ لو۔ کیوں کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آیندہ انگور کا یہ رس اُس وقت تک نہ پیوں گا جب تک کہ خدا کی بادشاہی آنہ جائے۔ پھر اُس نے روٹی لی اور خدا کا شکر کر کے اُس کے ٹکڑے کیے اور اُنھیں شاگردوں کو یہ کہہ کر دیا کہ یہ میرا بدن ہے جو تمھارے لیے دیا جاتا ہے، تم بھی میری یادگاری کے لیے یہی کیا کرنا۔ اسی طرح کھانے کے بعد اُس نے پیالہ لیا اور شاگردوں کو یہ کہہ کر دیا کہ یہ پیالہ میرے اُس خُون میں جو تمھارے لیے بہایا جاتا ہے، نیا عہد ہے۔ (۳۰)

متی اور لوقا کی اناجیل کے محوّلہ بالا مقامات اور جدول میں پیش کردہ خاکے سے واضح ہوتا ہے کہ بعض بائبلوں نے 'انگور کا رس' اور بعض نے 'انگور کا شیرہ' اور بعض نے 'تاک کا شیرہ' بھی لکھا ہے۔ کیا اِس سے مراد واقعی انگور کا رس یا شیرہ ہے یا شراب؟ جیکب سموئیل معروف مسیحی عالم ولیم میکڈونلڈ سے اتفاق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ خداوند نے بے خمیری روٹی اور خمیر اُٹھا کر بنائی گئی مَے (اُس زمانے میں ہر مَے خمیر اُٹھا کر بنائی جاتی تھی) اِستعمال کی تھی۔" (۳۱) اِسی طرح **انجیل مقدس مطالعاتی ایڈیشن** کے مرتبین نے لوقا کی اِس عبارت "اسی طرح کھانے کے بعد اُس نے پیالہ لیا اور شاگردوں کو یہ کہہ کر دیا کہ یہ پیالہ میرے اُس

۲۹- **کتاب مقدس، متی** ۲۶: ۲۶-۲۹، تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ یہ واقعہ **مرقس کی انجیل** ۱۴: ۲۲-۲۵ میں بھی پایا جاتا ہے۔

۳۰- **کتابِ مقدس (نیو اُردو بائبل)، لوقا** ۲۲: ۱۴-۲۰۔

۳۱- ولیم میکڈونلڈ، **تفسیر الکتاب: متی-مرقس**، مترجم: جیکب سموئیل (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۱۹۹۶ء)، ۲۴۹۔

خُون میں جو تمھارے لیے بہایا جاتا ہے، نیا عہد ہے۔'' پر ایک حاشیے میں لکھا ہے کہ ''عید فسح کا کھانا کھانے میں مَے کے چار پیالے شامل ہوتے تھے۔ یہ تیسرا پیالہ تھا۔'' (۳۲)

عَشائے رَبانی کے اِسی واقعے کو پَولُس نے کرنتھیوں کے نام پہلے خط میں اپنے انداز میں کچھ فرق کے ساتھ لکھا ہے۔ اُس نے وہاں مے، انگور کے رَس یا شیرہ وغیرہ کسی چیز کا ذکر اشارۃً بھی نہیں کیا۔ وہاں صِرف پیالہ اور پیالے سے پینے کا تذکرہ ہے، وہاں یہ لکھا ہے:

خد اوند یسوع نے جس رات وہ پکڑوایا گیا روٹی لی اور شُکر کر کے توڑی اور کہا یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لیے ہے۔ میری یاد گاری کے واسطے یہی کیا کرو۔ اِسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خُون میں نیا عہد ہے، جب کبھی پیو میری یاد گاری کے لیے یہی کیا کرو، کیوں کہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور اِس پیالے میں سے پیتے ہو تو خد اوند کی موت کا اظہار کرتے ہو جب تک وہ نہ آئے۔ اس واسطے جو کوئی نامناسب طور پر خد اوند کی روٹی کھائے یا اُس کے پیالے میں سے پیے وہ خداوند کے بدن اور خون کے بارے میں قصوروار ہو گا۔ پس آدمی اپنے آپ کو آزمالے اور اِسی طرح اُس روٹی میں سے کھائے اور اُس پیالے میں سے پیے کیونکہ جو کھاتے پیتے وقت خد اوند کے بدن کو نہ پہچانے وہ اُس کھانے پینے سے سزا پائے گا۔ (۳۳)

اناجیل میں مذکور عَشائے ربانی کے اِس واقعے اور بیان کی مسیحی علما کی تشریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ انگور کے رس یا انگور کے شیرے سے مراد شراب ہے، انگور کا جوس نہیں۔ فسح کے موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اگرچہ خود شراب نہیں پی تھی، لیکن شاگردوں کو خُود اپنے ہاتھوں شراب کا پیالہ دیا اور انھیں نہ صِرف اُس وقت پینے کا حکم دِیا، بلکہ بعد میں اُن کی یادگاری میں پیتے رہنے کا بھی حکم دیا۔ اِس سارے واقعے سے بھی شراب نوشی کی حِلت اور اِستعمال کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۵- مے کا اَیسے سیاق میں بھی ذکر ہے، جہاں اس کے جائز یا ممنوع ہونے کی کوئی بات نہیں کی گئی۔ ایک بار ایک یہودی عالمِ شریعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقصدِ حیات پر گفت گو کرنے لگا۔ اُس وقت جو مکالمہ ہوا اُسے **لوقا کی انجیل** نے یوں بیان کیا ہے:

اور دیکھو ایک عالمِ شرع اُٹھا اور یہ کہہ کر اُس کی آزمایش کرنے لگا کہ اَے اُستاد! میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زِندگی کا وارِث بنُوں؟ اُس نے اُس سے کہا **توریت** میں کیا لکھا ہے؟ تو کِس طرح پڑھتا ہے؟ اُس نے جواب میں کہا کہ خد اوند اپنے خدا

۳۲- دیکھیے: **انجیل مقدس** (مطالعاتی ایڈیشن)، ۱۷۱-۲۔

۳۳- **کتاب مقدس**، ۱-کرنتھیوں، ۱۱: ۲۳-۲۹۔

سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ اُس نے اُس سے کہا تُو نے ٹھیک جواب دیا۔ یہی کر تو جیے گا۔ مگر اُس نے اپنے تئیں راست باز ٹھہرانے کی غرض سے یِسوع سے پوچھا کہ پھر میرا پڑوسی کون ہے؟ یِسوع نے جواب میں کہا کہ ایک آدمی یروشلیم سے یریحو کی طرف جارہا تھا کہ ڈاکوؤں میں گھر گیا۔ اُنھوں نے اُس کے کپڑے اُتار لیے اور مارا بھی اور اَدھ موا چھوڑ کر چلے گئے۔ اِتفاقاً ایک کاہن اُسی راہ سے جارہا تھا اور اُسے دیکھ کر کترا کر چلا گیا۔ اِسی طرح ایک لاوی اُس جگہ آیا۔ وہ بھی اُسے دیکھ کر کترا کر چلا گیا، لیکن ایک سامری سفر کرتے کرتے وہاں آنکلا اور اُسے دیکھ کر اُس نے ترس کھایا۔ اور اُس کے پاس آکر اُس کے زخموں کو تیل اور مے لگا کر باندھا اور اپنے جانور پر سوار کر کے سرائے میں لے گیا اور اُس کی خبر گیری کی۔ دُوسرے دِن دو دینار نکال کر بھٹیارے کو دیے اور کہا اِس کی خبر گیری کرنا اور جو کچھ اِس سے زیادہ خرچ ہو گا میں پھر آکر تجھے ادا کر دوں گا۔ اِن تینوں میں سے اُس شخص کا جو ڈاکوؤں میں گھر گیا تھا، تیری دانِست میں کون پڑوسی ٹھہرا؟ اُس نے کہا وہ جس نے اُس پر رحم کیا۔ یِسوع نے اُس سے کہا جا: تو بھی اَیسا ہی کر۔[۳۴]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یہودی عالم کے درمیان ہونے والے اِس مکالمے کو کاتھولک اردو بائبل میں ”حکمِ عظیم“ جب کہ پروٹسٹنٹ اُردو بائبل میں ”نیک سامری کی تمثیل“ کا عنوان دیا گیا ہے۔ اِس میں مے یعنی شراب کا ذکر جس انداز میں ہوا ہے، اُس سے اِس کا پینا حلال یا حرام ثابت نہیں ہوتا۔ جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اُس دور میں مے کا استعمال بہ طور علاج بھی ہوتا تھا۔

۶- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اناجیل میں لکھا ہے کہ جب آپ کو مصلوب[۳۵] کرنے یعنی سولی پر لٹکانے کے لیے لے گئے تو ”مَے میں مُر[۳۶] ملا کر اُسے دِی پر اُس نے نہ لی۔“[۳۷] اِس واقعے سے بھی شراب کی حِلت یا حُرمت کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔

۷- شراب کی حِلت کے بارے میں ایک واقعہ ایسا ہے جسے چاروں اناجیل نے لکھا ہے، اگرچہ اِس کی کڑیوں اور نکات میں اختلاف اور کئی فروق پائے جاتے ہیں۔ انجیل نویسوں کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کرنے سے کچھ دیر پہلے مے پی تھی۔ متی کی انجیل میں اِس واقعے کو درجِ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:

۳۴- دیکھیے: **کتابِ مقدس**، لوقا، ۱۰: ۲۵- ۳۷۔

۳۵- اناجیل میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب یعنی سولی پر لٹکا کر مارنے کا واقعہ لکھا گیا ہے لیکن قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اِس موقف کا رد کیا ہے۔ دیکھیے: القرآن، ۴: ۱۵۷-۱۵۸۔

۳۶- مُر ایک درخت کا خوش بودار گوند ہوتا تھا۔ یہ دواؤں میں اور لاشوں کو دفنانے کی تیاری کرنے میں بھی استعمال ہوتا تھا۔ دیکھیے: **انجیل مقدس**، مطالعاتی ایڈیشن، حوالہ مذکور، ۱۷۳۔

۳۷- **مرقس** ۱۵: ۲۳۔ اِسی سے ملتی جُلتی بات متی ۲۷: ۳۴ میں بھی ہے۔

دوپہر بارہ بجے پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔ یہ تاریکی تین گھنٹوں تک رہی۔ پھر تین بجے عیسیٰ اونچی آواز سے پکار اُٹھا، "إيلي ! إيلي ! لما شبقتني" جس کا مطلب ہے، "اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو نے مجھے کیوں ترک کر دیا ہے؟" یہ سُن کر پاس کھڑے لوگ کہنے لگے، "وہ الیاس نبی کو بُلا رہا ہے۔" اُن میں سے ایک نے فوراً دَوڑ کر ایک اسفنج کو مے کے سرکے (٣٨) میں ڈبویا اور اُسے ڈنڈے پر لگا کر عیسیٰ کو چسانے کی کوشش کی۔ دوسروں نے کہا، "آؤ، ہم دیکھیں، شاید الیاس آکر اُسے بچائے۔" لیکن عیسیٰ نے دوبارہ بڑے زور سے چلا کر دم چھوڑ دیا۔ (٣٩)

متی اور مرقس کی اَناجیل میں مذکور شراب کی حِلت کے بارے میں اِس واقعے کو لوقا نے اپنی اِنجیل میں کئی اختلافات کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اُس نے نہ شراب، نہ اسفنج اور نہ ہی 'إيلي ! إيلي ! لما شبقتني' کا ذکر کیا ہے۔ مزید بر آں، لوقا نے بیت المقدس کے اندر پردہ پھٹنے کا جو تذکرہ کیا ہے وہ نہ متی، نہ مرقس اور نہ ہی یوحنا کی انجیل میں ملتا ہے ۔ اُس نے یہ واقعہ درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے:"بارہ بجے سے دوپہر تین بجے تک پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔ سورج تاریک ہو گیا اور بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا پردہ دو حصوں میں پھٹ گیا۔ عیسیٰ اونچی آواز سے پکار اُٹھا، "اے باپ، میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔" یہ کہہ کر اُس نے دم چھوڑ دیا۔"(٤٠)

یوحنّا نے اپنی انجیل میں اس واقعے کی کڑیاں کچھ اور بتائی ہیں۔ اُس کے مطابق حضرت عیسیٰ نے اپنی پیاس کا ذکر اِس انداز میں کیا کہ لوگ پینے کے لیے کچھ لائیں۔ ایک شخص مے لے آیا تو آپ عَلَیہِ السّلام نے اُسے پیا۔ **انجیل یوحنا** نے اِس واقعہ کی تفصیل یوں لکھی ہے:

اِس کے بعد جب عیسیٰ نے جان لیا کہ میرا مشن تکمیل تک پہنچ چکا ہے تو اُس نے کہا، "مجھے پیاس لگی ہے۔" (اس سے بھی کلام مقدس کی ایک پیش گوئی پوری ہوئی۔) (٤١) قریب مے کے سرکے سے بھرا برتن پڑا تھا۔ انھوں نے ایک اسپنج

٣٨- **انجیل مقدس،** مطالعاتی ایڈیشن، کے مرتبین نے اِس عبارت میں مذکور سرکے کا معنی اور مفہوم واضح کرنے کے لیے لکھا ہے کہ یہاں سرکے سے مراد کھٹی اور سستی شراب ہے جو سپاہی، مزدور اور عام لوگ پیا کرتے تھے۔ دیکھیے: **انجیل مقدس،** مطالعاتی ایڈیشن، حاشیہ ٢٧: ٤٨، ص ١٠٧؛ حاشیہ ١٥: ٣٦، ص ١٧٤؛ اور حاشیہ ١٩: ٢٩، ص ٣٥٢۔

٣٩- **کتاب مقدس،** اُردو جیو ورژن، **متی ٢٧:** ٤٥-٥٠. **مرقس کی انجیل ١٥:** ٣٣-٣٧ میں یہی واقعہ معمولی اختلاف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ **کتاب مقدس** اور **کلام مقدس** دونوں اُردو بائبلوں نے اِس عبارت میں لفظ 'مے' کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے علاوہ یہ **کتاب مقدس** (اردو جیو ورژن) ہے جس میں مترجمین نے یسوع کی بجائے عیسیٰ لکھا ہے۔

٤٠- **کتاب مقدس** (اُردو جیو ورژن)، **لوقا،** ٢٣: ٤٤-٤٦۔

٤١- **کتاب مقدس** اور **کلام مقدس** دونوں اُردو بائبلوں نے اِس عبارت کو قوسین میں نہیں لکھا۔ یہ صرف اُردو بائبل جیو ورژن میں نظر آتی ہے۔ شاید اِس کے نزدیک یہ ایک اضافی و توضیحی جملہ ہے لیکن اُن دونوں کے نزدیک یہ جملہ اصل متن میں ہے۔

سرکے میں ڈبو کر اُسے زُوفے کی شاخ پر لگا دیا اور اُٹھا کر عیسیٰ کے منہ تک پہنچایا۔ یہ سرکہ پینے کے بعد عیسیٰ بول اُٹھا، "کام مکمل ہو گیا ہے۔" اور سر جھکا کر اُس نے اپنی جان اللہ کے سپرد کر دی۔ (۴۲)

متی، مرقس اور یوحنا کی اناجیل کی محوّلہ عبارات میں 'سرکہ' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے اِنتخاب پر سِوائے ایک کے، سب اُردو بائبلوں نے اِتفاق کیا ہے جیسا کہ تقابلی جدول میں یہ وضاحت موجود ہے۔ سِرکہ اور شراب دو مختلف چیزیں ہوتی ہیں لیکن مسیحی علما جب اِس عبارت کی تشریح کرتے ہیں تو یہاں مذکور 'سرکہ' کو ایک قسم کی مے قرار دیتے ہیں۔ مثلاً اُردو جیو ورژن نے یوحنا ۱۹: ۲۹ میں لفظ سرکے کے بجائے 'مے کا سرکہ' لکھا ہے؛ انجیل مقدس (مطالعاتی ایڈیشن) نے یہاں محوّلہ عبارات کی توضیح کے دوران حاشیے میں سرکے کے بارے میں لکھا ہے کہ سرکہ دراصل سستی کھٹی مے ہوتی تھی۔ امریکہ کے ایک معروف مسیحی عالم راؤسس جان رُشڈونی نے بھی اِس سلسلے میں واضح کیا ہے کہ یہاں سرکے سے مراد "Sour, cheap wine" ہے۔ (۴۳) انجیل کے معروف شارح جے سی رائل نے بھی تائید کی ہے کہ یہاں سرکے سے مراد 'کھٹی شراب' ہے، اُن کا یہ جملہ قابلِ توجہ ہے:

> In all probability this was a vessel full of the sour wine in common use among the Roman soldiers.(44)

ولیم ایڈوِی وائن (۱۸۷۳-۱۹۴۹ء) نے بائبل کی اپنی لغت میں سرکے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> "[Vinegar] denotes "sour wine," the ordinary drink of laborers and common soldiers; it is used in the four Gospels of the "vinegar" offered to the Lord at His crucifixion."(45)

(سرکہ کا مطلب کھٹی شراب ہے جو مزدوروں اور عام سپاہیوں کا معمولی مشروب تھا۔ چاروں اناجیل میں یہی سرکہ استعمال ہوا ہے جو خداوند مسیح کو بوقت صلیب پیش کیا گیا تھا۔)

اَناجیل کی محوّلہ عبارات، شارحینِ اناجیل کے اقوال اور بائبل کے مسیحی لغت نویسوں کی تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مے پیش کی گئی اور آپ نے اُسے پیا اور اِسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ

۴۲- **کتاب مقدس** (اُردو جیو ورژن)، **یوحنا**، ۱۹: ۲۸-۳۰۔

43- Rousas John Rushdoony, *The Gospel of John*, (California: Ross House Books, 2000), 260.

44- Ryle J.C., *Expository Thoughts on John*, (Pennsylvania, USA: The Banner of Truth Trust, 1999), 3: 360.

45- Vine, W.E., *The New Strong's Concise Concordance & Vine's Concise Dictionary of the Bible*, (Nashville: Thomas Nelson Publishers, 1999), 401.

ے نوشی حلال اور جائز ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس وقت 'کھٹی شراب' پی تھی تو انجیل کے اُردو ترجمہ میں یہاں 'سرکہ' کیوں لکھا جاتا ہے؟

۸- ایک بار حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ ایک وقت آئے گا کہ یروشلم کو فوجیں گھیر لیں گی اور غضب ڈھائیں گی، تلواریں چلیں گی اور کئی لوگ مریں گے اور بہت سے قیدی بھی بنا لیے جائیں گے۔ انھی بُرے حالات میں آپ علیہ السلام کی واپسی ہو گی۔ اَیسے حالات میں شاگردوں کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا کہ ''اپنے آپ کو سنبھالو۔ اَیسا نہ ہو کہ تمہارے دِل عیاشی اور نشہ بازی اور اِس زندگی کے فکروں سے سُست ہوں اور وہ دِن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے کیوں کہ وہ رُوئے زمین کے تمام باشندوں پر آپڑے گا۔''[۴۶]

لوقا کی انجیل کی اِس عبارت میں اکثر اُردو بائبلوں نے 'مستی، متوالا، اور نشہ بازی' کے الفاظ اِستعمال کیے ہیں۔ یہ شُبہ ذہن میں آسکتا ہے کہ چوں کہ یہاں شراب نوشی کے الفاظ استعمال نہیں کیے گئے، لہٰذا اس عبارت کو یہاں زیرِ بحث نہیں لانا چاہیے، مگر گذشتہ جدول کو اگر بہ غور دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نیو اُردو بائبل ورژن نے یہاں 'شراب نوشی' کے الفاظ اختیار کیے ہیں۔ اس سے اِس شک کا ازالہ ہو جاتا ہے کہ یہاں شراب کے علاوہ کسی اور شے کا نشہ مراد ہے۔

شراب نوشی اور نشہ بازی کی ممانعت کے اِس حکم کی سنجیدگی کو ہم حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی اُن باتوں سے مزید بھی سمجھ سکتے ہیں جو آپ علیہ السلام نے کوہِ زیتون پر بیٹھے ہوئے اپنے شاگردوں سے کی تھیں۔ وہاں تنہائی میں آپ نے اُنھیں جو باتیں بتائی تھیں اُن میں ایک بات اَیسی ہے جو آپ نے ایک وفادار و ہوشیار خادِم اور ایک بُرے شرابی خادِم کے درمیان تقابل کر کے سمجھائی۔ متی نے اپنی اِنجیل میں لکھا ہے:

پھر وہ وفادار اور ہوشیار خادم کون سا ہے جسے اُس کے مالک نے اپنے گھر کے نوکر چاکروں پر مقرر کیا تاکہ اُنھیں وقت پر کھانا دیا کرے؟ وہ خادم مبارک ہے اگر اُس کا مالک آکر اُسے ایسا ہی کرتے پائے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنی ساری ملکیت کی دیکھ بھال کا اختیار اُس کے سپرد کر دے گا۔ لیکن اگر وہ خادم بُرا نکلے اور اپنے دِل میں کہنے لگے کہ میرے مالک کے آنے میں ابھی دیر ہے اور اپنے ساتھیوں کو مارنے پیٹنے لگے اور شرابیوں کے ساتھ کھانا پینا شروع کر دے اور اُس کا مالک کسی اَیسے دِن جب کہ خادِم کو اُس کے آنے کی اُمید نہ ہو اور کسی اَیسی گھڑی جس کی اُسے خبر نہ ہو واپس آجائے تو وہ اُسے کوڑوں سے سو پڑ اکر ریاکاروں کے ساتھ بند کر دے گا جہاں وہ روتا اور دانت پیستا رہے گا۔[۴۷]

۴۶- **کلام مقدس، لوقا**، ۲۱: ۳۴-۳۵۔

۴۷- **کتابِ مقدس** (نیو اُردو بائبل)، **متی** ۲۴: ۴۵- ۴۹۔

شراب سے نفرت اور شراب نوشی کو ممنوع قرار دینے والی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہی تمثیل لوقا کی انجیل میں بھی پائی جاتی ہے۔ اُس کا بیان چوں کہ مختلف ہے اس لیے استفادے کی غرض سے اسے بھی ہم یہاں پیش کر دیتے ہیں۔ اُس کے الفاظ یوں ہیں:

پطرس نے کہا: اے خداوند! یہ تمثیل جو تُو نے کہی، صرف ہمارے لیے ہے یا سب کے لیے ہے؟ خداوند نے کہا: کون ہے وہ دیانت دار اور عقل مند منتظم جس کا مالک اُسے اپنے گھر کے نوکر چاکروں پر مقرر کرے تاکہ وہ اُنھیں اُن کی خوراک مناسب وقت پر بانٹتا رہے؟ وہ نوکر مبارک ہے جس کا مالک آئے تو اُسے ایسا ہی کرتے پائے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنی ساری ملکیت کی دیکھ بھال کا اختیار اُس کے سپرد کر دے گا، لیکن اگر وہ نوکر اپنے دل میں یہ کہنے لگے کہ میرے مالک کے آنے میں ابھی دیر ہے اور دُوسرے نوکروں اور نوکرانیوں کو مارنا پیٹنا شروع کر دے اور خود کھا پی کر نشے میں دھُت رہنے لگے اور اُس نوکر کا کسی ایسے دِن جب کہ نوکر کو اُس کے آنے کی اُمید نہ ہو اور کسی ایسی گھڑی جس کی اُسے خبر نہ ہو، واپس آجائے تو وہ اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور اُس کا انجام بے ایمانوں جیسا ہو گا۔[۴۸]

متی اور لوقا کی اناجیل کے اِن اِقتباسات میں پائے جانے والے اختلافی امور کی تشریح و توضیح یہاں ضروری نہیں۔ اس لیے ان سے عدم التفات کرتے ہوئے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایک وفادار، ہوشیار اور نیک خدمت گار کے کردار کا تقابل ایک بے وفا، بے وقوف اور خائن نوکر کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جس انداز اور اُسلوب میں بُرے نوکر کے کردار کی بُرائی کو بیان کرتے ہوئے شراب نوشی کا ذکر کیا گیا ہے اُس سے صاف اور واضح ہے کہ شراب نوشی ممنوع ہے۔

حضرت عیسیٰ کے قریبی شاگرد اور شراب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی اور قریبی شاگردوں کا ایک ایسا واقعہ کتابِ اعمال میں ملتا ہے جس میں شراب کا ذکر تو ہے، لیکن اِس کے مصنف نے شراب کے حلال یا حرام ہونے کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا۔ لوقا نے کتابِ اعمال میں لکھا ہے:

جب عیدِ پنتکُست کا دِن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔ کہ یکایک آسمان سے اَیسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گُونج گیا اور اُنھیں آگ کے شُعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دِکھائی دِیں اور اُن میں سے ہر ایک پر آ ٹھہریں۔ اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی۔ اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے حد ُ اترس یہودی یروشلیم میں رہتے تھے۔ جب یہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور لوگ دنگ ہو گئے کیونکہ ہر ایک کو یہی سُنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی بول رہے ہیں۔ اور سب حیران اور

۴۸- **کتابِ مقدس** (نیو اُردو بائبل)، **لوقا** ۱۲: ۴۱-۴۶۔

متعجّب ہو کر کہنے لگے دیکھو! یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں؟ پھر کیوں کر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سُنتا ہے؟..اور سَب حیران ہوئے اور گھبرا کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ہوُا چاہتا ہے؟ اور بعض نے ٹھٹھا کر کے کہا کہ یہ تو تازہ مے کے نشہ میں ہیں۔[(٤٩)]

عید پنتکِست یا عید خمسین[(٥٠)] کے واقعے سے متعلق اِس اقتباس کے صِرف آخری جملہ میں ہے کہ 'یہ تو تازہ مے کے نشہ میں ہیں'۔ اور یہ دیکھنے والوں کی رائے اور تبصرہ ہے جو ضروری نہیں کہ دُرست ہو۔ اِس سے شراب کے حلال یا حرام ہونے کا کوئی علم نہیں ہوتا۔

پَولُس رسول اور شراب

مسیحی علما، **عہد نامہ جدید** میں شامل بہت سے خطوط کے مصنف پَولُس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رسول مانتے ہیں۔ اَناجیل اَربعہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمودات کی طرح پَولُس کے خطوط میں بھی شراب کا کئی جگہ ذکر ملتا ہے۔ صِرف ایک جگہ پَولُس شراب پینے کا حکم دیتا ہے، باقی ہر جگہ وہ شراب سے منع کرتا نظر آتا ہے؛ نہ صرف منع بلکہ اس کی متعدد سزائیں بھی تجویز کرتا ہے۔ اِس اِجمال کی تفصیل درجِ ذیل نکات سے سمجھی جاسکتی ہے۔

۱- وہ عبارت جس سے شراب پینا نہ صِرف حلال اور جائز معلوم ہوتا ہے بلکہ اُسے پینے کی ترغیب بھی دی گئی ہے وُہ تیمُتھیُس کے نام پَولُس کے پہلے خط میں ہے۔ اُس نے اَپنے اِس شاگرد کو حکم دیا کہ "اَب تُو صرف پانی ہی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدہ اور اپنی اکثر اوقات کی کمزوریوں کی خاطر تھوڑی سی مَے بھی استعمال کیا کر۔"[(٥١)]

اِس حکم کی وجہ سے عیسائیوں کے درمیان شراب نوشی کے متعلق سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ بہت سے عیسائی شراب نوشی کو جائز سمجھتے ہیں جب کہ بعض کا خیال ہے کہ یہاں سے شراب نوشی کا جواز تو ثابت ہوتا ہے،

٤٩- دیکھیے: **کتابِ مقدس**، اَعمال ۲: ۱-۱۳۔

٥٠- پنتکست یا خمسین پچاسویں دن کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ 'ہفتوں کی عید' کہلاتی تھی۔ نیز اِسے 'فصل کاٹنے کی عید' اور 'نئی نذر کی قربانی کی عید' جو عید فسح کے بعد پچاسویں دِن آتی تھی بھی کہا گیا ہے۔ عید کا تہوار اُس وقت آتا تھا جب فلسطین کی آخری فصل یعنی جَو کے پکنے پر اس کے پہلے پھل کو مقررہ رسومات کے ساتھ گزرانا جاتا تھا۔ دیکھیے: خیر اللہ، **قاموس الکتاب**، ٦٧٤-٦٧٥، البتہ قاموس الکتاب کے مرتب نے اِس جگہ خمسین کی بجائے خمیس لکھ کر غلطی کی ہے۔ہفتوں کی یہ عید "جون کی چھٹی تاریخ کو عید فطیر یا فسح سے انچاس دن یا سات ہفتے بعد منائی جاتی ہے۔ اِس میں جَو کے سبز پُولے اور گندم کے پہلے آٹے کی بنائی ہوئی دو روٹیاں خداوند کے سامنے پیش کی جاتی تھیں۔ یہ عید کوہِ سینا پر دیے گئے احکام کی یاد گار کے طور پر منائی جاتی ہے۔" تنویر بخاری، **شریعتِ موسوی** (گوجرانوالہ: مکتبہ عناویم پاکستان، ۲۰۰۸ء)، ۱۲۵۔

٥١- **کلام مقدس**، ا۔ تیمُتھیُس ٥: ۲۳۔

مگر یہ حکم جواز صرف تیمُتھِیُس کے لیے تھا اور وہ بھی اس صورت میں جب وہ بیمار تھا۔ مزید بر آں یہ کہ اُسے بھی 'تھوڑی سی' شراب پینے کی اجازت دی گئی۔ اس لیے اِسے اجازت عام نہیں سمجھنا چاہیے۔[۵۲] بنیاد پرست مسیحیوں کے "Way of Life Encyclopedia of the Bible and Christianity" نے معاصر عیسائیوں کے باہم متضاد دونوں طرزِ عمل کو یوں بیان کیا ہے:

> Many insist that here the Bible gives the privilege, if not a command, of using alcoholic wine as a medicine. However, this cannot possibly be referring to alcoholic wine, because he specifically says that it is to be taken for Timothy's stomach.[53]

(یعنی بہت سے عیسائی اِصرار کرتے ہیں کہ اس عبارت میں بائبل اگر الکحل والی شراب کو بہ طورِ دوا پینے کا حکم نہیں دیتی تو اِس کا اِستحقاق ضرور دیتی ہے۔ تاہم یہ عبارت الکحل والی شراب کو بیان نہیں کرتی، کیوں کہ اُس نے خاص طور پر کہا کہ اِسے تیمُتھِیُس کے معدے کے لیے لیا جانا ہے۔)

پَولُس کا یہ واحد حکم ہے جس سے شراب کا حلال ہونا اور اُسے پینا جائز سمجھا جاتا ہے۔ تاہم اِس کے برخلاف اَیسی بہت سی عبارات پَولُس کے خطوط میں پائی جاتی ہیں جن میں شراب کی بُرائیاں بیان کی گئی ہیں، اِسے حرام کہا گیا ہے، اِسے پینے کے اَنجام بد کی وضاحت کی گئی ہے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں ذمے داریاں نبھانے والے لوگوں کو کہیں اشارتاً تو کہیں صراحتاً اِس سے روکا بھی گیا ہے۔

۲- پَولُس نے چرچ اور نظامِ کنیسہ کے ذمے داروں کو کئی بار مخاطب کیا ہے اور اُنھیں مطلوبہ عُہدہ چلانے کے لیے شراب پینے سے سختی سے منع کیا ہے۔ اُس نے تِیمُتِھیُس کو اَپنے ایک خط میں اُسقف کے عہدے کے خواہش مند کے بارے میں لکھا: "یہ بات سچ ہے کہ جو کوئی اُسقف کا عُہدہ چاہتا ہے وہ اچھا کام چاہتا ہے، پس واجب ہے کہ اُسقف بے عیب ہو، ایک ہی بیوی کا شوہر ہوا ہو۔ پرہیز گار، عاقل شائستہ، مسافر پرور، تعلیم دینے کے لائق ہو، مَے نوش نہیں، مار پیٹ کرنے والا نہیں، بلکہ حلیم ہو، تکراری نہیں، زَردوست نہیں۔"[۵۴]

52- See: Wayne Grudem (ed.), *English Standard Version Study Bible*, (Wheaton, Illinois: Crossway Bibles, 2007), 2333.

53- David W. Cloud (ed.), *Way of Life Encyclopedia of the Bible & Christianity*, (Canada: Bethel Baptist Church, 1997), 515.

۵۴- **کلام مقدس**، ۱- تیمُتھِیُس، ۳: ۱-۳۔

اِسی طرح اُس نے طِیطُس (Titus) کو جو خط لکھا، اُس میں بھی اُسقف یا کلیسیا کے بزرگوں کو مقرر کرنے کے لیے جو شرائط بیان کیں اُن میں شراب نوشی سے مکمل پرہیز کی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ "کیوں کہ چاہیے کہ اُسقف بے الزام ہو، اِس کے لیے حد ُ اکی طرف سے مُختار ہے، نہ کہ خُود رائے یا غصہ ور، یا مَے نوش یا مار پیٹ کرنے والا یا ناروا نفع کا لالچی۔"[(۵۵)]

۳- پَولُس کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ چرچ کے نظام میں اَساقفہ یعنی بشپ سے کم درجے کے منتظمین میں شَمامِسَہ، یعنی ڈیکن، خادم یا پاسبان ہوتے ہیں۔ اُن کی تعیناتی کے بارے میں پولُس نے اپنے شاگرد تیمُتھِیُس کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ "اسی طرح خادموں کو بھی سنجیدہ ہونا چاہیے، دو زبان اور شرابی اور ناجائز نفع کے لالچی نہ ہوں۔"[۵٦]

۴- مسیحی گھرانے کے اندرونی نظام، اَفرادِ کنبہ کے باہمی مُعاملات اور خاندان کی عمومی فضا کو شاید مطلوبہ اَنداز میں خوش گوار رکھنے کے لیے پولُس نے طِیطُس کے نام اپنے خط میں بوڑھی عورتوں کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے لکھا کہ "اِسی طرح بزرگ عورتوں کو سِکھا کہ وہ بھی پاکیزہ زندگی بسر کریں اور الزام تراشی سے دُور رہیں اور شراب نوشی میں مبتلا نہ ہوں بلکہ نیک باتوں کی تعلیم دینے والی ہوں۔"[۵۷]

۵- **عہد نامہ جدید** کے بعض خطوط میں مسیحی اَہلِ اِیمان کو شراب سے منع کرنے کا اُسلوب ناصحانہ نظر آتا ہے۔ رومیوں کے خط میں پولُس نے ملکِ روم کے مسیحیوں کو نشہ بازی اور حرام کاری کے گہرے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے شراب نوشی کی ممانعت میں لکھا کہ "جیسا دِن کو دستور ہے دُرست چلن سے چلیں نہ کہ اوباشی اور نشہ بازی سے نہ کہ حرام کاری اور بد پرہیزی سے نہ کہ جھگڑے اور حَسد سے۔"[(۵۸)]

۵۵- **کلام مقدس**، طِیطُس، ۱: ۷۔

۵٦- **کتاب مقدس**، تیمُتھِیُس ۳ :۸۔ کیتھولک اُردو بائبل کلام مقدس میں 'خادموں' کی بجائے 'شمامسہ' اور کتاب مقدس نیو اُردو بائبل میں یہاں 'پاسبانوں' کی اِصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ شمامسہ جمع ہے اس کا واحد شمّاس ہے۔ شمّاس کا معنی ڈیکن ہے۔ دیکھیے: یونُس عامر، **لُغات الکتاب** (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۱۹۹۹ء)، ۱۱۵۔

۵۷- **کتابِ مقدس** (نیو اُردو بائبل)، طِیطُس ۲: ۳. اس وَرس میں کیتھولک اُردو بائبل، **کلام مقدس** اور پروٹسٹنٹ اردو بائبل، **کتاب مقدس** دونوں میں بوڑھی عورتوں کو کہا گیا کہ وہ 'زیادہ مَے نوشی میں مبتلا' نہ ہوں۔ اِس کا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کم مَے نوشی کر سکتی ہیں۔ اِس طرح یہ دونوں کتاب مقدس نیو اُردو بائبل سے مختلف مفہوم کی حامل ہیں۔

۵۸- **کلام مقدس**، رُومیوں، ۱۳: ۱۳۔

اِسی خط میں ایک اور جگہ پولُس نے شراب نوشی سے یوں منع کرتے ہوئے کہا ہے کہ ”اچھا تو یہ ہے کہ تو گوشت نہ کھائے، خمر نہ پیے اور ایسا کام نہ کرے جس کے سبب سے تیرا بھائی ٹھوکر کھائے یا سُست ہو جائے۔“(۵۹)

اِن دونوں عبارات کی تشریح میں **عہد نامہ جدید** کے ایک عالم نے لکھا ہے کہ ایک مسیحی کا شیطانی محفلوں، شراب نوشی کے ہنگاموں، شہوانی لذتوں، ناچ رنگ کے تماشوں بلکہ جھگڑے اور حسد سے کیا کام؟ اُس نے زور دے کر کہا ہے کہ ایک مسیحی کو اِن سب بُرے کاموں سے بالکل دُور رہنا چاہیے۔ کسی بھائی کو ٹھوکر کھلانے سے یہ ہزار درجے بہتر ہے کہ گوشت اور شراب کو چھوڑ دیا جائے۔ (۶۰)

اِفِسُس(۶۱) کے مسیحیوں کو پولُس نے جو خط لکھا اُس میں اُن سب کو شراب کے نتائج بد سے آگاہ کیا اور اِس کے استعمال کی ممانعت کرتے ہوئے لکھا کہ ” شراب میں متوالے نہ بنو کیوں کہ اِس سے بد چلنی واقع ہوتی ہے بلکہ رُوح میں معمور ہوتے جاؤ۔“(۶۲) وہ لوگ جو پہلے مسیحی نہیں تھے بعد میں مسیحیت میں داخل ہوئے، انھیں پولُس نے زندگی کے گذشتہ حصے میں سرزد ہونے والی غلطیاں، کوتاہیاں اور گناہ یاد دِلائے اور آئندہ اُن سب سے اجتناب کرنے کی نصیحت کی۔ پولُس نے اُن سب کو عمومی انداز میں شراب نوشی سے یوں منع کیا:

> پس جب کہ مسیح نے جسم میں دُکھ اُٹھایا تو تُم بھی اُسی ارادے سے مسلح ہو جاؤ، کیوں کہ جس کسی نے بھی جسم میں دُکھ اُٹھایا ہے، وہ گُناہ سے باز رہا ہے، تاکہ تُم آگے کو انسانی خواہشوں کے مطابق نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق جسم میں اپنی باقی عُمر گُزارو، کیوں کہ بدپرہیزی، بُری خواہشوں، مَے خوری، ناچ رنگ، نشہ بازی اور مکروہ بُت پرستی میں چلنے سے جتنی عمر غیر قوموں کی مرضی کے مطابق کام کرنے میں گزری، وُہی بس ہے۔ (۶۳)

اِس جگہ رُومیوں، اِفسیوں اور پطرس کے خطوط سے پیش کیے گئے چاروں اقتباسات میں ساری اُردو بائبلیں مکمل اتفاق سے شراب کی ممانعت کرتی نظر آتی ہیں۔

۵۹- **کلام مقدس**، رُومیوں، ۱۴: ۲۱۔

۶۰- دیکھیے: ولیم میکڈونلڈ، **تفسیر الکتاب: اعمال۔رومیوں**، مترجم: جیکب سموئیل (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۲۰۱۲ء)، ۳۲۳-۳۲۹۔

۶۱- رومی سلطنت کا چوتھا بڑا شہر اِفِسُس سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایشیاے کوچک میں بحیرۂ اخضر کے ساحل پر ایک اہم بندر گاہ کی وجہ سے آباد تھا۔ دیکھیے: **انجیل مقدس**، مطالعاتی ایڈیشن (لاہور: پاکستان بائبل سوسائٹی، ۲۰۰۱ء)، ۶۱۵۔

۶۲- **کتاب مقدس**، افسیوں، ۵: ۱۸۔

۶۳- **کلام مقدس**، ا۔پطرس، ۴: ۱-۳۔ اِس حوالہ میں کاتھولک اُردو بائبل کے نئے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں ’مے خور‘ لکھا ہے۔ دیکھیے: **کلام مقدس**، عہد جدید (لاہور: کاتھولک بائبل کمیشن پاکستان، ۲۰۱۰ء)، ا۔پطرس ۴: ۳۔

۶- مسیحیوں کو شراب نوشی سے باز رکھنے کا ایک انداز انھیں 'خدا کی بادشاہی'[۶۴] سے ڈرانا اور خوف زدہ کرنا ہے۔ اِس طریقے کے مطابق پولُس نے انھیں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی شراب نوشی کا مرتکب ہو گا، وہ خدا کے اِنعامات اور اُس کی بادشاہی کے فضل سے محروم رہے گا۔ کُرِنتُھس[۶۵] کے رہنے والے مسیحیوں کے نام پہلے خط میں اُس نے لکھا: "کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟ فریب نہ کھاؤ۔ نہ حرام کار خدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے نہ بت پرست نہ زناکار نہ عیاش۔ نہ لونڈے باز۔ نہ چور، نہ لالچی، نہ شرابی، نہ گالیاں بکنے والے، نہ ظالم۔"[۶۶] اِس عبارت میں پولُس نے شرابی شخص کا ذکر بت پرستوں، زناکاروں، عیاشوں، لونڈے بازوں، چوروں، لالچیوں اور ظالموں کے ساتھ کیا ہے۔ اِس سے یہ آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ شرابی اَفراد مذکورہ اعمالِ بد میں بڑی آسانی سے ملوث ہو سکتا ہے۔ اِسی بات کو پولُس نے گلتیوں کے نام خط میں بھی مناسب انداز میں دُہرایا ہے۔ اُس نے گلتیہ[۶۷] میں مسیحی ایمان قبول کرنے والوں کو لکھا: اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرام کاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُت پرستی، جادوگری، عداوتیں، جھگڑا، حسد، غُصہ، تفرقے، جُدائیاں، بدعتیں، بُغض، نشہ بازی، ناچ رنگ، اور اَور ان کی مانند۔ اِن کی بابت تمھیں پہلے سے کہے دیتا ہوں جیسا کہ پیشتر جتا چکا ہوں کہ اَیسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔[۶۸]

۶۴- یہ اِصطلاح جو عہد نامہ جدید میں ساٹھ سے زائد بار استعمال کی گئی ہے۔ اس کا مطلب واضح کرتے ہوئے بشپ پطرس یوسف (۱۹۳۶-۱۹۹۸ء) نے لکھا ہے: "کلیسیا کے ذریعے خدا کی بادشاہت کا آغاز ہو چکا ہے لیکن کلیسیا خدا کی بادشاہت کو محیط نہیں کرتی۔ خدا کی بادشاہت کی حدود ظاہری کلیسیا سے بہت دُور ہیں۔ دوم یہ کہ کلیسیا گناہ سے اثر پذیر ہونے کی صورت میں خدا کی بادشاہت کا ایک نامکمل تصور منعکس کرتی ہے۔ خدا کی بادشاہت ایک بنیادی علامت ہے۔ جس کا مطلب ہے خدا کا قانون اور دُنیا کی وہ حالت جہاں خدا کی مرضی کو کامل طور پر پورا کیا جاتا ہے۔ جب اس کی مرضی پوری زمین پر یوں پوری کی جائے گی جس طرح آسمان پر۔ خدا کی مرضی انسانی شراکت، کھانے میں عالمی شراکت، عالمی صُلح، عالمی بھائی چارا ہی تو ہے۔" دیکھیے: **کلید الکتاب** (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۱۹۹۵ء)، ۶۳۶-۶۳۷؛ پطرس یوسف، **کلیسیا** (گوجرانوالہ: مکتبہ عناویم پاکستان، ۲۰۰۰ء)، ۹-۱۰۔

۶۵- کُرِنتُھس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ یونان میں اخیہ کے رومی صوبہ کا صدر مقام تھا۔ یہ بہت اہم تجارتی اور کاروباری شہر تھا لیکن بدکاری کے لیے بدنام تھا۔ پولُس کے زمانے میں اِس شہر کی آبادی آدھی یونانی اور آدھی رومی تھی۔ دیکھیے: **انجیل مقدس**، مطالعاتی ایڈیشن، ۵۱۳۔

۶۶- **کتاب مقدس**، ا۔کرنتھیوں، ۶: ۹-۱۰۔

۶۷- گلتیہ کا صوبہ ایشیائے کوچک یعنی معاصر ترکی کے وسطی علاقہ میں واقع تھا۔

۶۸- **کتاب مقدس**، گلتیوں، ۵: ۱۹- ۲۱۔

شراب نوشی کی وجہ سے ''خُدا کی بادشاہی ٗ'' خدا کی بادشاہت کی وراثت سے محرومی ایک ایسی بات ہے جو صرف پَولُس کے اِنھی خطوط میں ملتی ہے۔ شُربِ خمر سے ممانعت اور تخویف کا یہ اَنداز اَناجیل میں نہیں ملتا۔

۷- مذکورہ تمام طریقے جو شراب نوشی اور مے خوری سے روکنے کے لیے اختیار کیے گئے اُن میں سب سے زیادہ سخت وہ حکم ہے جس میں مسیحیوں کو شرابی شخص سے میل جول اور تعلقات ختم کر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ پولُس لکھتا ہے ''میں نے اب تمھیں یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی بھائی کہلا کر حرام کار یا لالچی یا بُت پرست یا طعنہ زن یا شرابی یا ظالم ہو تو تم اُس سے میل جول نہ رکھو، بلکہ اَیسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا۔(۶۹) اِسی بات کو پولُس نے اپنے خاص انداز میں تھِسلنکیوں کے نام خط میں یوں دُہرایا ہے: لیکن بھائیو! تُم تاریکی میں نہیں ہو کہ حد ٗ اوند کے آنے کا دِن چور کی مانِند اچانک آ جائے اور تمھیں حیرت میں ڈال دے۔ تم سب نور کے فرزند ہو، کیوں کہ رات سے یا تاریکی سے ہمارا کیا واسطہ! لہٰذا ہم دوسروں کی طرح سوتے نہ رہیں، بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں، کیوں کہ جو سوتے ہیں وہ رات کو سوتے ہیں اور جو پی کے متوالے ہوتے ہیں وہ بھی رات کو ہوتے ہیں۔(۷۰)

اِس مجموعے کی تمام عبارات سے شراب کی ممانعت بآسانی ثابت ہوتی ہے۔ اَب اگر ہم حرمتِ شراب والی اِن عبارات کا موازنہ مذکورہ بالا اُن عبارات سے کریں، جن سے شراب پینا حلال اور جائز معلوم ہوتا ہے تو فرق صاف اور واضح ہے۔ ایک تو شراب نوشی منع کرنے والی عبارات تعداد میں زیادہ ہیں۔ دوسرے اِن کا اسلوبِ نگارش زیادہ زور دار اور وسیع نوعیت کا ہے۔ تیسرے یہ کہ پولُس نے اُس وقت کی دُنیا کے مختلف علاقوں اور شہروں میں رہنے والے مسیحیوں تک کو شراب نوشی کو منع کرنے کی کوشش کی جب کہ شراب نوشی کو جائز قرار دینے والی عبارات محدود لوگوں کے لیے معلوم ہوتی ہیں۔

شراب کا تذکرہ مجازی معنی میں

مکاشفہ کی کتاب میں جو آٹھ ورسوں میں مے کا ذکر آیا ہے، وہ ظالم بادشاہوں پر خدا کے غضب اور قہر کی مے، زنا اور حرام کاری کی مے وغیرہ کے استعاراتی اُسلوب میں ہے۔ مکاشفہ کی کتاب میں ایک عبارت (مکاشفہ ۱۸:۱۳) کے سِوا ہر جگہ مے مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے، جس کا مادی اور حقیقتاً پی جانے والی مے یعنی شراب سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔(۷۱)

۶۹- **کلام مقدس**، ۱-کرنتھیوں، ۵: ۱۱۔

۷۰- **کتابِ مقدس** (نیو اُردو بائبل)، ۱۔ تھِسلُنکیوں ۵: ۴-۷۔

۷۱- دیکھیے: **مکاشفہ**، ۶: ۶؛ ۱۴: ۸، ۱۰؛ ۱۶: ۱۹؛ ۱۷: ۲؛ ۱۸: ۳، ۱۳؛ ۱۹: ۱۵۔

نتائج بحث

اِس مقالے میں شراب سے متعلق **عہد نامہ جدید** کی تمام عبارات پیش کی گئی ہیں۔ اُن کا اپنے خاص سیاق وسباق میں مطالعہ واضح کرتا ہے کہ یہ حِلت وحُرمت کے لحاظ سے تین قسموں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ ایک قسم میں ایسی عبارات آتی ہیں جن سے شراب کا حلال ہونا اور اُس کا پینا جائز معلوم ہوتا ہے اور دوسری قسم میں وہ عبارات شامل ہیں جن سے شراب کا پینا حرام اور اس کا استعمال ناجائز معلوم ہوتا ہے۔ اس قسم کی عبارات میں شراب اور شرابیوں کی مذمت کی گئی ہے اور لوگوں کو اُس کے اِستعمال سے روکا گیا ہے۔ تیسری قسم میں چند ایسی عبارات بھی آتی ہیں جو شراب نوشی کے حلال یا حرام یعنی جائز یا ممنوع ہونے کے بارے میں کوئی واضح حکم پیش نہیں کرتیں۔ **عہد نامہ جدید** کی بعض عبارات سے شرابیوں کی سزا بھی معلوم ہوتی ہے۔ اِن نتائج کو درج ذیل نکات میں ملاحظہ فرمائیے۔

- جن عبارات اور اُن کے سیاق وسباق سے شراب کی حِلت اور اُس کا استعمال جائز ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ متی ۹: ۱۵۔۱۷؛ مرقس ۲: ۱۸۔۲۲ اور لوقا ۵: ۳۴۔۳۹ میں حضرت یوحنّا اصطباغی کے شاگردوں کو روزہ کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس انداز اور اُسلوب میں نئی شراب کا ذکر کیا ہے، اُس سے شراب کی حِلت اور اُسے پینے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ متی ۱۱: ۱۶۔۱۹ اور لوقا ۷: ۳۱۔۳۵ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس انداز میں یہودی معترضین کو جواب دیا اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام شراب پیتے تھے۔ لہٰذا شراب پینا جائز ہے۔ تاہم اُس دور میں شراب نوشی کو بُرا سمجھا جاتا تھا اور شراب نوش شخص پر اعتراضات اور تنقید کی جاتی تھی۔

۳۔ یوحنّا کی انجیل ۲: ۱۔۱۱ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قانائے گلیل میں بیاہ کے موقع پر شراب مہیا کرنے کا جو معجزہ لکھا گیا ہے، اُس سے شراب کی تیاری، اُس کا کاروبار اور پینا پلانا سب کچھ جائز ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ متی ۲۶: ۲۶۔۲۹؛ مرقس ۱۴: ۲۲۔۲۵؛ لوقا ۲۲: ۱۴۔۲۰ اور ۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۲۳۔۲۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شراب کا پیالہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے شاگردوں کو پینے کے لیے دیا۔ یہ عمل شراب نوشی کا حلال ہونا ثابت کرتا ہے۔

۵- جس انداز میں متی ۲۷: ۴۵-۵۰؛ مرقس ۱۵: ۳۳-۳۷ اور یوحنّا ۱۹: ۲۸-۳۰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر آخری لمحات اور 'مے کا سرکہ' کے الفاظ سے شراب کا ذکر کیا ہے، اُس سے شراب کی مصنوعات کے استعمال کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۶- تِیمُتھِیُس ۵: ۲۳ میں پَولُس نے اپنے عزیز شاگرد تِیمُتھِیُس کو شراب پینے کا حکم دیا ہے، اِس سے شراب کی حِلت ثابت ہوتی ہے، لیکن اِس عبارت کو مسیحی قارئین دو مختلف معنوں میں سمجھتے ہیں؛ کچھ کے مطابق یہ صرف تِیمُتھِیُس کے لیے حلال اور جائز تھی، جب کہ بعض کے نزدیک شراب نوشی سب مسیحیوں کے لیے حلال اور جائز ہے۔

- جن عبارات اور اُن کے سیاق وسباق سے شراب کی حُرمت اور اُس کا استعمال ناجائز ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہیں:

۱- متی ۲۴: ۴۵-۴۹؛لوقا ۲۱: ۳۴-۳۵؛۱۲: ۴۱-۴۶ میں اچھے اور تابع فرمان نوکر کے کردار کا بُرے اور نافرمان نوکر کے کردار سے تقابل کیا گیا ہے اُس سے شراب کی حُرمت اور اس کے پینے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

۲- ایک وفادار اور ایک خائن نوکر کے کردار اور انجام کو تقابلی انداز میں بیان کرتے ہوئے متی ۲۴: ۴۵-۴۹ اور لوقا ۱۲: ۴۱-۴۶ میں شرابیوں کا جو ذِکر کیا گیا ہے اُس سے بغیر کسی تردّد کے شراب کی حُرمت اوراُس کے استعمال کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

۳- ۱۔ تِیمُتھِیُس ۳ : ۱-۳ اور طیطس ۱: ۷ کے مطابق چرچ میں اُسقُف کا منصب سنبھالنے والے افراد کو شراب پینا ممنوع ہے۔

۴- ۱- تِیمُتھِیُس ۳ : ۸ کے مطابق چرچ میں ڈیکن اور پاسبان کا منصب چلانے والے افراد کو شراب پینا منع ہے۔

۵- طِیطُس ۲: ۳ کے مطابق خاندان کی بوڑھی اور بزرگ عورتوں کو شراب نوشی منع ہے۔

۶- رُومیوں ۱۳: ۱۳؛۱۴: ۲۱؛افسیوں ۵: ۱۸ اور ۱۔ پطرس ۴: ۱-۳ میں عام مسیحی برادری کو شراب نوشی نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

- وہ عبارات جن میں شراب کا ذکر تو ہے، مگر اُن کے سیاق وسباق سے شراب کی حِلت یا حُرمت ثابت نہیں ہوتی وہ یہ ہیں:

۱- عید پنتکست کے موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریبی شاگردوں نے اَعمال ۲ : ۱-۱۳ کے مطابق مختلف علاقوں کی بولیاں بولی تھیں، اِس واقعے کی تفصیل میں جس طرح شراب کے نشے کا ذکر ہے، اُس سے شراب کی حِلت یا حُرمت کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔

۲- لوقا ۱۰: ۲۵-۳۷ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک یہودی عالم کے درمیان جو مکالمہ 'حکم عظیم' یا 'نیک سامری کی تمثیل' کے تحت لکھا ہے، اُس سے شراب نوشی کی حلت یا حُرمت ثابت نہیں ہوتی، بلکہ علاج کے لیے اُس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۳- صَلب کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مے میں مُر ملا کر پینے کے لیے دینا اور آپ کا پینے سے انکار کرنا جس انداز میں متی ۲۷: ۳۴ اَور مرقس ۱۵: ۲۳ میں بیان کیا گیا ہے، اُس سے شراب کی حِلت اور نہ ہی حُرمت ثابت ہوتی ہے۔

۴- حضرت یوحنّا بن زکریا کے حوالے سے لوقا ۱: ۱۳-۱۵ میں شراب کی حِلت یا حُرمت کا کوئی واضح حکم نہیں ملتا، البتہ جس انداز سے بات کی گئی ہے اس سے مے اور شراب کو ناپسند کر کے اُس سے نفرت دلائی گئی ہے۔

۵- مکاشفہ کی کتاب میں (۶: ۶؛ ۱۴: ۸، ۱۰؛ ۱۶: ۱۹؛ ۱۷: ۲؛ ۱۸: ۳، ۱۳؛ ۱۹: ۱۵) شراب کا لفظ مجازی معنوں میں اِستعمال ہوا ہے۔ اِس سے شراب کی کوئی حِلت یا حُرمت ثابت نہیں ہوتی۔

- عہد نامہ جدید کی وہ عبارات جن کے سیاق وسباق سے شراب نوشی کی کوئی نہ کوئی سزا معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

۱- ۱۔کرنتھیوں ۶ : ۹-۱۰ اَور گلتیوں ۵: ۱۹-۲۱ میں شراب خوروں کے بارے میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ وہ 'خدا کی بادشاہی' کے نہ وارث ہوں گے اور نہ اُس بادشاہی کے فضل اور برکات اُنھیں نصیب ہوں گی۔ یہ ایک طرح شراب نوشی کی سزا ہے۔

۲- ۱۔تِھسلُنکیوں ۵: ۴-۷ اور ۱۔کرنتھیوں ۵: ۱۱ میں شراب نوشوں سے معاشرتی قطعِ تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ پَولُس نے مسیحیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ شرابیوں کے ساتھ کھانا پینا اور میل جول رکھنا چھوڑ دیں۔ یہ شراب نوشی کی ایک اور سزا ہے۔

اِس مقالے میں پیش کی گئی بحث سے ایک بہت اہم بات جو شراب کی حِلت و حُرمت یعنی جائز اور ممنوع قرار دینے والی عبارات کے تقابلی مطالعے سے سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ شراب نوشی کے موضوع پر یہ جو تصوّر

پیش کرتی ہیں اُس سے **عہد نامہ جدید** میں ایک داخلی تخالف و تضاد بھی ثابت ہوتا ہے۔ اگر اِسے داخلی تضاد قرار نہ دیں تو پھر کچھ عبارات کو لازماً ناسخ اور کچھ کو منسوخ ماننا پڑے گا۔ ناسخ احکامات اور بیانات، ترتیب زمانی کے اعتبار سے متأخّر ہوتے ہیں، جب کہ منسوخ عبارات کا وجود پہلے ہوتا ہے۔ **عہد نامہ جدید** کی زیر بحث باہم مخالف عبارات میں تاریخی تقدیم و تاخیر کو کلیتاً واضح کرنا ایک طرف جہاں ناممکن کام لگتا ہے، دوسری طرف یہ بات بھی ہے کہ مسیحی علما کے نزدیک کتاب مقدس کی عبارات میں ناسخ و منسوخ کا مسئلہ اختلافی ہے۔ بعض کے نزدیک بائبل کے اَحکام میں ناسخ و منسوخ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے جب کہ بعض مانتے ہیں کہ **عہد نامہ قدیم** کے احکام کو **عہد نامہ جدید** نے منسوخ کر دیا ہے۔

ایک پروٹسٹنٹ مصنّف نورمن ڈَوڈ (Norman Dodd) نے، جو بائبل کے اَحکام میں ناسخ و منسوخ کی نفی کرتے ہیں، اِسی حوالے سے لکھا ہے:

> علم کے بہُت سے حلقوں میں ایک سِلسلہ وار اِرتقا پایا جاتا ہے اور اکثر جو باتیں بعد میں سامنے آتی ہیں وُہ پہلی باتوں کو منسوخ کر دیتی ہیں، مثلاً سائنس کے میدان میں آئن سٹائن نے نیوٹن کو موقوف کر دیا ہے، مگر بائبل مقدّس میں سچائی کے اِرتقائیہ حال نہیں۔ خدا اپنی تردید نہیں کر سکتا۔ اِس ارتقا میں گذشتہ عِلم میں اضافہ کرنے کا عمل پایا جاتا ہے، اُسے رَدّ کرنے کا نہیں۔[۷۲]

بائبل میں کسی حکم کی عدم منسوخی کے عقیدے کی اِسی بات کو جاری رکھتے ہوئے وُہ ایک دفعہ پھر لکھتے ہیں:

> خداوند مسیح نے بعض حکموں کے معنوں کو بہُت وسیع تر انداز میں پیش کیا ہے۔ وہاں بھی یہی اصُول کارفرما نظر آتا ہے۔ مثلاً متّی ۵: ۲۱۔۲۲ میں خداوند خُروج باب ۲۰ کے چھٹے حکم کے مطلب کی وضاحت کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہاں دراصل حکم کی تردید کی گئی ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں۔ خداوند نے متّی ۵: ۱۷۔۲۰ میں اپنی باتوں کا تعارُف کراتے ہوئے صاف کہا کہ میں شریعت یا نبیوں کی باتوں کو منسُوخ کرنے نہیں آیا۔[۷۳]

اگر عیسیٰ مسیح عَلَیہِ السَّلَام کے اِس قول سے بائبل میں عدمِ نسخ ثابت ہوتا ہے تو پَولُس کے قول سے نسخ ثابت ہوتا ہے۔ اِس مصنف کی نظر شاید افسیوں کے نام اُس کے خط پر نہیں پڑی، جس میں پَولُس نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام نے احکام کی شریعت جو ضوابط پر مشتمل تھی۔ اپنے جسم کے وسیلے سے موقُوف کر دی تا کہ صُلح

۷۲- نورمن ڈَوڈ، **بائبل مقدس کی تفسیر و تشریح کے اُصول**، مترجم: جیکب سموئیل (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۱۹۹۸ء)، ۳۲۔
۷۳- نفسِ مرجع، ۳۳۔

کرا کر اپنے آپ میں دونوں سے ایک نیا اِنسان خلق کر دے۔"(۷۴) پروٹسٹنٹ اُردو بائبل 'کتاب مقدس (اردو جیو ورژن)' نے اِس ورس کی عبارت کو ذرا صاف طور پر اِن لفظوں میں لکھا ہے: "اُس نے شریعت کو اُس کے احکام اور ضوابط سمیت منسوخ کر دیا تاکہ دونوں گروہوں کو ملا کر ایک نیا انسان خلق کرے، ایسا انسان جو اُس میں ایک ہو اور صلح سلامتی کے ساتھ زندگی گزارے۔"(۷۵)

یہ (ورس) ثابت کرتی ہے کہ **بائبل** میں بہت سے احکام منسوخ ہیں، اِسی لیے پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے موقف کے برخلاف کاتھولک مصنّف عمانوایل نینو نے تورات اور **عہد نامہ قدیم** کے اَحکام کو **عہد نامہ جدید** کی عبارات کے ذریعے منسوخ تسلیم کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> اکثر عہد عتیق سے پاک اور ناپاک حیوانوں کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے کہ آخر خدا نے بنی اسرائیل کو کیوں ان سے منع کیا تھا۔' اِس سوال کا جواب اور ممانعت کے اسباب بیان کرنے کے لیے انہوں نے بائبل کے مفسرین کی چار تشریحات پیش کی ہیں اور آخری جملہ یہ لکھا ہے: "یہ موسوی شریعت تھی جو مسیح کی موت کے ساتھ منسوخ ہو چکی ہے۔"(۷۶)

مگر اِس جگہ **بائبل** میں ناسخ و منسوخ کی بحث اور تفصیل میں داخل ہونا ہمارا مقصد نہیں ہے۔

ایک طرف یہ صورت حال ہے کہ کاتھولک اور پروٹسٹنٹ مسیحی بائبل میں ناسخ و منسوخ کے مسئلے پر باہم مخالف رائے کا اظہار کرتے ہیں، چوں کہ **عہد نامہ جدید** میں شامل اناجیل اور خطوط وغیرہ کو اور اُن کی عبارات کو مرتب اور مدوّن کرنے میں تاریخی ترتیب کا لحاظ اور توثیق کی پابندی نہیں کی گئی۔ اِس لیے اُن میں سے کسی کو ناسخ اور کسی کو منسوخ ثابت کرنا ایک سعی لاحاصل لگتی ہے۔ لہٰذا شراب کی حِلت اور حُرمت ثابت کرنے والی عبارات میں ناسخ و منسوخ کے علم کے ذریعے کوئی مضبوط رائے قائم کرنا بھی ایک ناممکن عمل لگتا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

---

۷۴ - **کلام مقدس**، حوالہ مذکور، افسیوں، ۲: ۱۵۔

۷۵ - **کتاب مقدس** (اردو جیو ورژن)، افسیوں، ۲: ۱۵۔

۷۶ - عمانوایل نینو، ہمارا ایمان یہ ہے: **دلائل پر مبنی کاتھولک تعلیم**، ۱۲۹۔